صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 16 جون 2022ء بمطابق 16 ذیقعدہ 1443 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر ستاون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا O اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡہِبۡکُمۡ اَیُّہَا النَّاسُ وَیَاۡتِ بِاٰخَرِیۡنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیۡرًا O مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا۔

(ترجمہ): ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور کارسازی کے لئے بس وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے اور وہ اِس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ وآخِرُ الدَّعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 2، Leave Applications: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں۔ جناب قلندر لودھی صاحب، ایم پی اے، 16 جون; جناب امجد علی خان صاحب، منسٹر، 16 جون; جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر، 16 جون; صاحبزادہ ثنا اللہ صاحب، ایم پی اے، 16 جون; جناب سراج الدین صاحب، ایم پی اے تا اختتام اجلاس; محترمہ سمیہ بی بی، ایم پی اے، 16 اور 17 جون; جناب جمشید خان مہمند صاحب، ایم پی اے، 16 جون; جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے، 16 جون; جناب فہیم خان صاحب، ایم پی اے، 16 جون; جناب محمد ریاض خان صاحب، مشیر، 16 جون; جناب پیر فدا محمد صاحب، ایم پی اے، 16 جون; سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے، 16 جون; جناب محمد علی ترکئی، ایم پی اے صاحب، 16 جون۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین اسمبلی، چونکہ بجٹ پر بحث کے لئے زیادہ تعداد میں معزز ممبران اسمبلی نے اپنے نام جمع کرائے ہیں لیکن وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988ء کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں۔ پارلیمانی لیڈرز کے لئے بیس منٹ اور ممبران صاحبان کے لئے دس دس منٹ، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مقرر کردہ وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں، نیز غیر ضروری بحث سے اجتناب کیا جائے، شکریہ۔ جی، اکرم خان درانی صاحب۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 23-2022 پر عمومی بحث

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ آج چونکہ پہلا دن ہے اور نئے سال کے بجٹ پر آپ نے مجھے بحث کا موقع دیا، بجٹ پورے سال کے لئے آمدن اور اخراجات کا تخمینہ ہوتا ہے کہ ہم کتنا خرچہ کرتے ہیں اور ہماری آمدن کتنی ہیں؟ اگر آمدن زیادہ اور اخراجات کم ہوں تو

بجٹ سر پلس کہلاتا ہے لیکن یہاں حکومت نے آمدن اور اخراجات کو برابر ظاہر کیا ہے، اس لئے بجٹ کو متوازن بنایا ہے۔ بجٹ تقریر میں ہمارے وزیر خزانہ نے پہلا جو نکتہ اٹھایا کہ قبائلی ضم علاقوں کے ساتھ وفاقی حکومت نے پہلی بار اتنی کم رقم دی ہے کہ وہ تنخواہوں کے لئے بھی ناکافی ہے، پچھلے تین سالوں میں عمران خان نے قبائلی اضلاع کے لئے بجٹ چالیس فیصد سے بڑھا کر ایک سو تیس ارب کیا، ہمارے وزیر خزانہ کو پتہ ہوگا اور پتہ ہونا بھی چاہیئے کہ عمران خان نے قبائلی اضلاع کے لئے ہر سال سو(100) ارب روپے دینے کا وعدہ کیا تھا، ہر سال بجٹ میں ہم قبائلی اضلاع کو سو(100) ارب روپے دیں گے جو تین سالوں میں تین سو(300) ارب بنتے ہیں۔ عمران خان نے پچھلے تین سالوں میں تین سو(300) ارب سے کم کرکے ایک سو تیس(130) ارب کردیئے، ایک سو ستر (170) ارب روپیہ کم کیا جو کہ قبائلی اضلاع کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ وہ Commitment جو وفاقی حکومت نے قبائلی اضلاع کے ساتھ کی تھی، اس کے بالکل نفی ہے۔ اس کے علاوہ پورے تین چار سالوں میں ضم شدہ اضلاع کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ نہیں دیا گیا ہے، خواہ وہ بڑے ہاسپٹل کی شکل میں ہو، وہ یونیورسٹی اور کالجوں کی شکل میں ہو، وہاں پر بھرپور انداز سے قبائلی اضلاع کو بالکل جو پہلے کچھ کیا جاتا تھا، اس کو Zero پر لایا اور جو کچھ دیا گیا وہ بھی استعمال نہیں ہوا، وہ بھی واپس آتا تھا۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، آپ کو میری پچھلی تقریر یاد ہوگی، میں نے کہا تھا کہ اس کے لئے ٹرسٹ بنائیں کہ جو پیسہ قبائلی اضلاع میں جاتا ہے وہاں پر استعمال نہیں ہوتا ہے، کہیں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہوتا ہے، کبھی دوسرا مسئلہ ہوتا ہے، اس کو ٹرسٹ میں رکھیں اور جو نیا بجٹ آتا ہے، جو بچا ہوا ہوتا ہے، اس کو اکٹھے دے دیں لیکن میری اس تجویز کو اہمیت نہیں دی گئی، یہی وجہ ہے کہ آج قبائلی اضلاع بالکل نظر انداز ہیں۔ میں تو نئے وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے قبائلی اضلاع کے منتخب لوگوں کو اپنے ساتھ لے جا کر وہاں میرانشاہ میں انہوں نے میگا پراجیکٹ کے لئے بہت بڑے اعلانات کئے، (تالیاں) انہوں نے وہاں پر یونیورسٹی بھی جو پی ایس ڈی پی میں شامل ہے، ہاسپٹلز کے لئے فنڈز دیئے ہیں، روڈز کے لئے فنڈز دیئے ہیں، جناب وزیر خزانہ صاحب نے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا ذکر کیا ہے کہ تین سالوں میں عمران خان کے، میں حکومت سے، وزیر خزانہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے ہم نے صوبائی حکومت کی، سپیکر کی سربراہی میں، جس میں شاید آپ بھی تھے، ایک کمیٹی بنائی،

اپوزیشن اور گورنمنٹ کی ایک کمیٹی بنے اور نیٹ ہائیڈل میں جو ہمارا پرافٹ ہے، جو ہمیں رائیلٹی ملتی ہے وہ ہمیں ملے۔ ہم نے اس وقت بھی اپوزیشن میں بابک صاحب بیٹھے ہیں، وہ میرے ساتھ کمیٹی میں تھے، خوشدل خان بھی تھے، ہمارے اور بھی ایم پی ایز تھے، ہم نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا کہ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ اس صوبے میں بھی آپ کی حکومت ہے، مرکز میں بھی آپ کی حکومت ہے، ایسا موقع کبھی آیا ہی نہیں ہے، ہم اپوزیشن آپ کے ساتھ ہیں، اگر آپ اپوزیشن کو اسلام آباد لے جانا چاہتے ہیں، یہ میرے گواہ موجود ہیں، ہم سارے آپ کے ساتھ جائیں گے، ایک بار نہیں، پانچ چھ میٹنگز ہوئیں، میرے خیال میں حمایت اللہ خان کو جو ایڈوائزر مقرر کیا تھا، اس نے بڑی محنت کی لیکن آخر میں سپیکر کی کمیٹی بھی ختم ہوئی، مجھے پتہ نہیں کہ اب حمایت اللہ خان ہیں کہ نہیں؟ وہ بھی چلا گیا، وہ بھی لڑنے والا آدمی تھا، آپ کیوں لڑتے ہیں؟ وہ ہٹا یا گیا، ابھی ہمیں اس فنڈ سے محروم کیا گیا۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے نیٹ ہائیڈل پر بجٹ میں بات کی، ہمیں یہ بتادیں کہ ہمارا نیٹ ہائیڈل میں ہمارا کتنا شیئر ہے، ان تین سالوں میں ہمیں کتنا دیا گیا ہے؟ اگر ہماری صوبائی حکومت نیٹ ہائیڈل میں کامیاب ہوتی جو کہ ہمارے صوبے کا حق ہے، جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، جب میں چیف منسٹر تھا، اس وقت ہم نے کوشش کی تھی کہ ایک سو دس (110) ارب روپے کا Claim بھی کیا تھا، وہ پیسے بھی آئے ہیں اور جو چھ ارب تھے اس کو بھی Upgrade کیا، صوبائی حکومت ہمیں بتادے کہ ان تین چار سالوں میں انہوں نے نیٹ ہائیڈل کے لئے کیا کام کیا؟ گیس کے لئے جو ہماری رائیلٹی آتی ہے، اس پر بھی ہمیں وضاحت دی جائے۔ دوسرا ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ اس صوبے کی اپنی بھی آئل اینڈ گیس کی کمپنی ہے جو کہ امیر حیدر خان ہوتی صاحب کے وقت میں بنی تھی، پرویز خٹک صاحب کے وقت میں تھی، شاید ابھی بھی ہے، اس کمپنی نے گیس میں اس صوبے کے لئے کیا کیا ہے؟ اس کے اخراجات بھی بتائے جائیں۔ انہوں نے جو کام کیا ہے، اس کی اگر کوئی آمدن ہے تو وہ بھی بتائی جائے، ہم نے کوشش کی تھی، جب میں وفاقی وزیر تھا تو ہم نے چار کمپنیاں لائیں، ایک بنوں ویسٹ، ایک ایف آر بنوں میں بی جی پی کمپنی چائنیز کی تھی، ایک اور تھی، انہوں نے وہاں شمالی وزیرستان میں سروے کیا، ایک کمپنی ہم نے لکی مروت بھیجی تھی، ایک بی جی پی کمپنی جو تھی وہ ہم نے ٹانک بھیجی تھی، ابھی میں اس صوبے کے عوام کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے شمالی وزیرستان میں تین سو کیوبک فٹ گیس اور تیل کے ذخائر

نکلے ہیں، اس پر بھی میں وزیر اعظم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جب ہم نے اس سے بات کی، اس نے اجازت دی، موجودہ پی ٹی آئی حکومت نے گیس پر پابندی لگائی ہے، نہ کنکشن ہوگی نہ ایک فٹ پائپ لگے گا لیکن اس کو ختم کرکے وزیر اعظم نے کہا کہ یہ اس علاقے کا حق ہے، وہاں پر شمالی وزیرستان، بنوں کا جو ایریا ہے، اس میں میں اجازت دیتا ہوں کہ یہ گیس ان لوگوں کے لئے استعمال کی جائے۔ لکی میں جو ہماری گیس نکلی ہے، وہ اتنی زیادہ ہے، اس پر میں نے میٹنگ کی، میرے بیٹے ڈپٹی سپیکر، زاہد اکرم درانی اور اسعد محمود نے بھی میٹنگ کی، وہاں پر ابھی اس کمپنی سے اتنا وافر مقدار میں تیل شروع ہونے والا ہے کہ وہ ہمارے جنوبی اضلاع کی ضرورت سے زیادہ ہوگا لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ لکی کی جو گیس ہے وہ پہلے مرحلے میں لکی مروت، ٹانک، ڈی آئی خان اور بنوں کو ملے گی، کرک کی جو گیس ہے وہ ہم ان اضلاع میں پھر لائیں گے، ہمارے اس صوبہ خیبر پختونخوا کو جو ڈائریکٹ لائن آرہی ہے، درہ آدم خیل سے وہ بڑی لائن بھی میں نے لائی تھی جو حیات آباد کے ساتھ نکلی ہے، میں اپنے فنانس منسٹر اور کوئی انرجی کا انچارج منسٹر بھی ہوگا، اس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پانچ سال پرویز خٹک کی حکومت تھی، چار سال محمود خان صاحب کی حکومت کے ہوئے ہیں، مجھے یہ بتادیں کہ ہائیڈل میں انہوں نے کتنا کام کیا ہے؟ انہوں نے آٹھ نو سالوں میں گیس کا کوئی ایک کنواں نکالا ہو تو یہاں پر اس فورم کو بتایا جائے۔ میں جو بات کرتا ہوں، میں اس عمر میں اس حیثیت میں پھر وہ بات کروں گا کہ جو میرے پاس Proof ہوگا، میں نے اپنے بارے میں اپنی حکومت اور اپنی جماعت کی جو بات کی ہے وہ ان شاءاللہ ریکارڈ پر ہوگی، اس پر میں اس ایوان میں شجاع علی خان (جی ایم) کو بلا سکتا ہوں، یہ بریفنگ دے دیں کہ بالکل واقعی ہے، اس میں کوئی دوسری بات نہیں ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، ابھی یہاں پر بجٹ تقریر سے تو لگتا تھا کہ ہم نے صوبے کی ترقی سے زیادہ پاکستان کی ترقی بیان کرنے کی کوشش کی ہے، ہم نے وفاقی حکومت میں اتنے بڑے کام کئے ہیں، حقائق کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے، نہ تو کرنٹ بجٹ خسارے کے ساتھ صوبے کا کوئی واسطہ ہے، مجھے حیرانگی ہے کہ میرے وزیر خزانہ نے اس پر بات کیوں کی ہے؟ جس کام کے ساتھ آپ کا واسطہ نہیں ہے، اس کو بیان کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ اگر وزیر خزانہ صاحب کوشش کرتے، وفاق سے آئل، گیس اور بجلی میں کامیاب ہوتے تو جو ہمارے ہائیڈل کا ہے، آج اس فلور پر میں وہ آدمی ہوں کہ اس کو شاباش دیتا، پی ٹی آئی گورنمنٹ کو بھی میں شاباش دے دیتا،

ہم حقائق چھپانے والے نہیں ہیں لیکن وہ حکومت کی نااہلی تھی، کبھی بھی پاکستان کی تاریخ میں کوئی بھی حکومت قانونی راستے سے عدم اعتماد پر نہیں گئی ہے، یہ اس کی مکمل نااہلی تھی کہ وہ حکومت عدم اعتماد کے ذریعے ختم ہو گئی۔ ابھی جو ڈرامے بنائے جا رہے ہیں، کبھی امریکہ آتا ہے، کبھی کون آتا ہے، یہ لوگ امریکہ کی مخالفت میں بات کرتے ہیں، یہ تو اس کے پلے ہوئے لوگ ہیں، "میری بلی مجھے میاؤں"، یہ بھی کوئی عقل والی باتیں ہیں؟ ابھی ٹوٹل انٹیلی جنس ادارے، آئی ایس پی آر کی روزانہ Statement آتی ہے کہ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ سارا ڈرامہ ہے، یہ ڈرامے زیادہ دیر تک نہیں چلتے۔ ایک ڈرامہ جب مشہور ہو جاتا ہے، فلم مشہور ہو جاتی ہے، دو تین بار جب لوگ دیکھ لیتے تو لوگ تھک جاتے ہیں، اس کے بعد اس ڈرامے کو لوگ نہیں دیکھتے ہیں۔ میرے خیال میں یہاں پر اس کو بیان کرنے کا کوئی کام نہیں تھا لیکن پھر بھی اس کو بیان کرنا میرے خیال میں وزیر خزانہ صاحب کی مجبوری بھی ہو گی۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، ابھی میں آتا ہوں بجٹ 23-2022ء پر، کہ کل تخمینہ تیرہ سو بتیس (1332) ارب روپے ہے، آپ کے یہاں پر پیش کردہ بجٹ کے حوالے سے جس میں جاری اخراجات کے لئے نو سو تیرہ اعشاریہ آٹھ (913.8) بلین، میرے خیال میں اگر ہاؤس کو ذرا ادب پر لائیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: .Order in the House فضل الہٰی صاحب، آپ کی آواز کافی Loud آ رہی ہے، آپ باتیں نہ کریں۔ پختون یار صاحب، آپ بھی۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: آپ کے ساتھ میں نے اپنی اپوزیشن کو بھی کہا تھا کہ آپ سندھ جیسا واقعہ نہ لائیں ورنہ ہمارا وزیر خزانہ بھی بار بار پانی پیتا، اگر وہ حال ہم کرتے، ہم نے تو اس صوبے کی روایات پر آپ لوگوں کو وقار کا راستہ دیا ورنہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم پھر Disturbance بھی کر سکتے تھے اور کیا بھی ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کی باری ہے، ابھی تو Disturbance نہ کریں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: اپوزیشن لیڈر اور چیف منسٹر کی جو بات ہوتی ہے، اس کو لوگ ادب سے سنتے ہیں، ادب ان لوگوں کو معلوم ہوتا ہے لیکن میں اس کے بارے میں کیا کہہ دوں، ابھی یہ ہے کہ نو سو تیرہ اعشاریہ آٹھ (913.8) روپے مختص کئے ہیں، ترقیاتی بجٹ کے لئے صرف چار سو اٹھارہ اعشاریہ دو (418.2) ارب روپے رکھے ہیں، ہمارے کل محصولات تیرہ سو بتیس (1332) ارب، اس لئے اس کو متوازن کہتے ہیں۔

ابھی میں اس پر آتا ہوں کہ کل محصولات، صوبے میں اپنی آمدن صرف پچاسی (85)ارب اور اگر آپ نیشنل ہائیڈل، تیل اور گیس کی رائیلٹی سرچارج اور دیگر محصولات کو جمع کریں تو وہ تین سو نواسی اعشاریہ سات (389.7) ہیں، یہ اس بجٹ کا انیتس اعشاریہ دو (29.2) فیصد بنتا ہے، کل بجٹ کا انیتس اعشاریہ دو (29.2) بنتا ہے، باقی ستر (70) فیصد آمدن وفاق یا بیرونی امداد کی شکل میں ہے۔ ابھی اس صوبے کا ہم پر بھی اتنا حق ہے کہ جتنا گورنمنٹ پر ہے، اگر آپ کا اپنا بجٹ انیتس (29) فیصد ہے، وفاق آپ کے ساتھ تعاون نہ کرے تو انیتس (29) فیصد میں سے آپ تقریباً ستر (70) فیصد وفاقی گورنمنٹ اور بیرونی امداد کے رحم و کرم پر ہیں، میں بڑے ادب سے کہتا ہوں کہ یہاں سے جو تقریریں ہوتی ہیں وہ صرف نمائش کے لئے تو اچھی ہیں لیکن صوبے کے مفاد کے لئے اچھی نہیں ہیں، خدارا ان تقریروں کا اگر غلط اثر ہوا، یہ فنڈز اگر رکے تو ہم بالکل زمین پر بیٹھ جائیں گے۔ میری ادب سے گزارش ہے کہ ہم آج بھی صوبے کے حوالے سے بھرپور ساتھ دیں گے اور پہلے بھی ہم نے حق ادا کیا ہے لیکن گورنمنٹ نے ہمیں کوئی توجہ نہیں دی، ہماری اپوزیشن کی بھی کوئی اہمیت ہے، اپوزیشن جب ساتھ ہوتی ہے تو ایک ہاتھ کی تالی سے آواز نہیں بنتی، جب دونوں ہاتھ ملتے ہیں تو تالیوں کی آواز نکلتی ہے۔ جناب سپیکر، میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہاں پر کہا گیا کہ وفاقی حکومت نے کم پیسے بھیجے ہیں، اگر میری یہ باتیں وزیر خزانہ صاحب نوٹ کرتے جائیں اور پھر مجھے جواب بھی دے دیں، یہاں پر فیڈرل کی طرف آپ کی جو ڈیمانڈ تھی وہ 559 ارب روپے اور فیڈرل نے آپ کو پانچ سو انسٹھ (559) ارب کے بجائے پانچ سو نوے (590) ارب دیئے ہیں جو کہ آپ کے بجٹ کے ریکارڈ پر ہے، یہ بات نہیں ہونی چاہیئے کہ ہمیں وفاق سے فنڈز کم ملے ہیں، صوبائی حکومت ہر سال بجٹ متوازن ظاہر کرنے کے لئے آمدن کا تخمینہ زیادہ لگاتی ہے، 22-2021ء کے بجٹ میں ترقیاتی فنڈ تین سو اکہتر (371) ارب روپے کا تخمینہ تھا لیکن سال کے آخر میں Revised کر کے تین سو انچاس (349) ارب کر دیا، اسی طرح 22-2021ء میں ٹوٹل بجٹ کا تخمینہ گیارہ سو اٹھارہ اعشاریہ چار (1118.4) ارب روپے تھا لیکن Revised میں نو سو اکہتر (971) ارب کر دیا گیا۔ جناب سپیکر، اگر وہ آمدن کا تخمینہ صحیح تھا تو اخراجات بھی کم ہوئے ہوں گے، جو بچت ہوئی ہے وہ ایک سو ستاسی اعشاریہ چار (187.4) ارب بچت ہوئی ہے، بجٹ میں وہ بچت کہاں دکھائی گئی ہے اور اگر اتنے پیسے بچ گئے ہیں تو یہ بھی میں ایوان کے ممبران

کے توسط سے فنانس منسٹر اور حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ایک سو ستاسی اعشاریہ چار (187.4) ارب بچت ہوئی ہے، آپ نے وہ بچت بجٹ میں کہاں پر دکھائی ہے؟ اس کی بھی ہمیں بتادیں، ہمیں تو بہت بڑی بڑی کتابیں تھمادی گئی ہیں، آپ نے بھی لے لی ہوں گی، ہم نے بھی لے لی ہیں لیکن جو اصلی اور چھوٹی سی کتاب ہے وہ کسی ممبر کو نہیں دی گئی، وہ ہے Annual Budget Statement، یہ ہمیشہ دیا کرتا تھا، پھر ہم بیٹھ کر اس سے صحیح وہ نکالتے لیکن ہمارے ساتھ فنانس منسٹر صاحب نے جو کام کیا ہے، وہ خود کہتے ہیں کہ مجھے بھی دیکھنے کے لئے صرف ایک دن اور ایک رات ملی ہے، میں نے جب منسٹر صاحب سے پوچھا کہ ہمیں تو نہیں دی ہے، انہوں نے کہا کہ آپ باقی بڑی بڑی کتابوں سے خود نکالیں، میرے خیال میں ہمارے ساتھ نہیں، بلکہ اپنے معزز ممبران کے ساتھ جو کچھ کیا ہے، کسی کو پتہ نہ چلے کہ ہم اس کو کس طریقے سے ٹٹولیں؟ باقی اے ڈی پی اور وائیٹ پیپر میں وہ ٹیبل پر موجود نہیں ہے جس میں سے ہم Allocation اور Expenditure کی Comparison کر سکیں، وہ اسی میں ہوتا ہے، صحت کارڈ، پناہ گاہ، Poor اور Food free کی تو بات کی جاتی ہے کہ ہم نے لوگوں کو کھانا دیا، ہم نے صحت کارڈ دیا لیکن اس کی کہیں پر بھی یہ وضاحت نہیں ہے کہ کس کو دیا، کہاں پر دیا؟ جناب سپیکر، میں اس ایوان اور آپ کے توسط سے فنانس منسٹر اور حکومت سے التجاء کرتا ہوں کہ لنگر خانے بھی بتادیں کہ کہاں پر ہیں، کن لوگوں نے کھانا کھایا ہے؟ کتنے صحت کارڈ ہیں، کتنے غریبوں کو امداد دی ہے؟ اس کے لئے میری حکومت کو تجویز ہے کہ سپیشل آڈٹ بنادیں، اس آڈٹ کی رپورٹ ہماری اسمبلی میں پیش کریں کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، وزیر خزانہ صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے رواں سال ایک سو چھیاسٹھ (166) ارب روپے ترقیاتی سکیموں کے لئے 1st July 2021 میں ریلیز کر دیئے ہیں، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 1st July کو کیا خزانے میں ایک سو چھیاسٹھ (166) ارب روپے موجود تھے؟ یہ 1st July کو ایک سو چھیاسٹھ (166) ارب روپے جو آپ نے ریلیز کئے ہیں، کیا یہ خزانے میں موجود تھے؟ اگر اتنے پیسے موجود نہ تھے تو آپ نے کیسے ریلیز کئے ہیں؟ میری التجاء ہے کہ حکومت کو نہیں چھپانا چاہیئے، جو سچ ہے وہ ہمیں بتا دے کہ ایوان کے معزز ممبران کا اس حکومت اور وزیر خزانہ پر اعتماد بڑھے، اس کی بھی ہم وضاحت چاہتے ہیں۔ میں ایک اور ایسی چیز جو مجھے یاد ہے، میں جب چیف منسٹر تھا تو اس صوبے پر اٹھائیس (28) ارب روپے

قرضہ تھا، میں نے محنت کرکے اس قرضے میں سولہ (16) ارب واپس کیا۔ امیر حیدر خان آگئے، میری گزشتہ معلومات میں وہ ستاسی (87) یانوے (90) ارب پر چلا گیا، ابھی میں نے وائٹ پیپر کے صفحہ نمبر 36 پر دیکھا تو آپ کا ٹوٹل قرضہ، جو گورنمنٹ کا وائٹ پیپر ہے، وہ قرضہ تین کھرب تیرہ (13) ارب، یہ میں نے وائٹ پیپر سے لیا ہے، صفحہ نمبر بھی میں بتاتا ہوں، یہ صفحہ نمبر 36 پر ہے، کہیں پر ستاسی (87)، کہیں پر سولہ (16) اور کہیں پر تیرہ (13) ارب تیرہ (13) کروڑ، ابھی اس سال ہم نے واپسی کرنے ہیں، یہ بھی وائٹ پیپر میں ہے کہ ہم نے جو سولہ (16) ارب Principal amount وہ واپس کرنے ہیں، اس پر جو انٹرسٹ ہے وہ 4.2 ارب اور جو Debt services ہے وہ دو (2) ارب ہے، بائیس (22) ارب روپے ہم واپس کریں گے۔ جناب سپیکر، مجھے یہ بھی بتایا جائے کہ یہ تین (3) کھرب تیرہ (13) ارب روپے میں اس صوبے میں کونسا وہ میگا پراجیکٹ بنا ہے؟ اس کی نشاندہی ہمیں کی جائے کہ اتنا قرضہ ہم نے لیا، اس پر ہم نے صوبے میں اتنے ہسپتال بنائے ہیں، اس پر ہم نے اتنے بڑے بڑے کام کئے، یہ بھی ہم پوچھیں گے، ریکارڈ پر بتائیں کہ صوبائی حکومت نے اس حوالے سے کتنا کام کیا ہے؟ اگر سارے پیسے صحت کارڈ پر اور صحت کارڈ کے بارے میں ابھی آڈٹ کی رپورٹس ہیں کہ وہ سات لاکھ ٹوٹل ہیں لیکن یہ پیسے چودہ (14) لاکھ ہیں، سات لاکھ انشورنس سے، انہوں نے چودہ (14) لاکھ انشورنس سے جو کہ اربوں اور کھربوں میں ہے، اس میں بھی ہم پوچھنا چاہتے ہیں، جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ گزارش کی تھی کہ یہاں پر ہمیں وہ صحت کارڈ بتا دیں کہ پورے صوبے میں کس کس کو ملے ہیں، اس پر کتنے پیسے ملے ہیں، کورونا کے فنڈ میں جو یہاں پر Equipments خریدے ہیں، اس میں کتنی کرپشن ہوئی ہے؟ اس کی بھی ہمیں تفصیل بتائی جائے۔ ابھی میں آتا ہوں، موضوع تو اس کے ساتھ زیادہ نہیں ہیں لیکن دو تین مسئلے جو بڑے اہم ہیں، آپ سے اجازت چاہوں گا، ہمارے خلیفہ گل نواز بنوں ہسپتال میں تمام ڈاکٹرز ہڑتال پر ہیں، صوبے کے سارے Young doctors ادھر پہنچے ہیں، ابھی انہوں نے فیصلہ کیا کہ شہر کے سارے پرائیویٹ کلینکس کو بھی بند کیا جائے، کسی بیمار کے لئے نہ ہسپتال میں جگہ ہے اور نہ پرائیویٹ میں جگہ ہے، ان کی کل کی ایک ویڈیو ہے کہ Young doctors کے جنرل سیکرٹری نے جا کر بنوں میں ایک پریس کانفرنس کی ہے، وہ ویڈیو میں آپ کے موبائل پر بھیج دوں گا، آپ وہ سنیں، جب آپ سنیں گے تو آپ حیران ہو جائیں گے، ان

کے ساتھ جو حقائق ہیں، ساتھ جو ڈاکیومنٹس ہیں، ابھی او پی ڈی بھی بند ہے، ہسپتال بھی بند ہے، پرائیویٹ کلینکس بھی بند ہیں، لوگ روڈوں پر ہیں، ان کا اعتراض کیا ہے؟ ان کا اعتراض یہ ہے کہ Board of Governors میں نااہل لوگوں کو بٹھایا ہے اور بورڈ کے ممبروں نے تمام اپوائنٹمنس اپنے رشتہ داروں کی کی ہیں، وہاں پر جو گیس کی ضرورت ہے، اس میں بھی کرپشن ہے، میرے خیال میں اگر آپ اس کا نوٹس لے لیں، میری آپ سے درخواست ہوگی کہ اس کے لئے ہیلتھ کمیٹی میں اس پر کام کیا جائے، ان ڈاکٹرز کو بلایا جائے، باقی میں اس پر تفصیلی بحث کٹ موشنز پر کروں گا، جب ہیلتھ کی کٹ موشن آئے گی۔ تیسری بات یہاں پر میں نے اپنے فنانس منسٹر کو کل دیکھا کہ بجٹ پاس ہونے پر بڑا خوشی سے جھوم رہا تھا، میں بھی اس کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ وہ میرے دوست کا بیٹا ہے، میں بھی خوش ہوتا ہوں، میں نے جب فیس بک اور واٹس ایپ پر دیکھا تو میں بھی بڑا خوش ہوا، مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ اس پر خوش تھا کہ بجٹ پاس ہوا یا اس پر خوش ہوا کہ NTS کے جو بیچارے ٹیچرز تھے، ان کو یکم جولائی سے وہاں پر Permanent کیا ہے، یہ اس وقت Permanent کئے جب پنشن ختم کی، اس پر بھی میری گزارش ہے کہ ان اساتذہ کی جس دن سے تقرری ہوئی ہے، خدارا غریب لوگ ہیں، اساتذہ کے پاس سائیکل ہوتا ہے یا موٹر سائیکل ہوتا ہے، بیس گریڈ کے پرنسپل کے پاس بھی موٹر سائیکل کے علاوہ کوئی Car نہیں ہوتی ہے، اگر اس کی پنشن کو بھی آپ ختم کرتے ہیں تو پھر تو وہ بیچارہ سائیکل پر بھی نہیں جائے گا، پھر میرے خیال میں دور دراز کے سکولوں میں پہنچ بھی نہیں سکے گا، اس پر بھی حکومت نظر ثانی کرے اور جو تقرریاں جس دن سے ہوئی ہیں، انہی تقرریوں کو بنیاد بنا کر پنشن ختم نہ کریں، مستقبل میں جو بھی کرتے ہیں لیکن جو پہلے سے لوگ بھرتی ہیں، ان کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے۔ ایک بڑا سنگین مسئلہ ہے، اس لئے میں تمام مسئلے آپ لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں، ماننا نہ ماننا میرا اختیار نہیں وہ آپ کا ہے لیکن بڑے ادب سے میں آپ کے سامنے ان مسائل کو رکھتا ہوں۔ اس وقت صوبے کے زیادہ ایسے مسائل ہیں، وہ یہ ہیں کہ پورے صوبے میں تمام کنٹریکٹرز نے 2 جولائی سے ہڑتال کی ہے کہ ہمارے جو کام ہیں وہ بھی بند کریں گے اور موجودہ جو ٹینڈرز ہوں گے وہ بھی نہیں لیں گے کیونکہ ابھی جو سٹیل کا ریٹ ایک لاکھ پر تھا وہ دو لاکھ بیس ہزار پر گیا ہے، سیمنٹ کی بوری مجھے معلوم نہیں کہ نو سو (900) ہے یا بارہ سو (1200) پر گئی ہے، ایک ہزار پر گئی ہے، ابھی اس کو

Escalation دی جارہی ہے، وہ کتنی ہے؟ وہ دس فیصد، ابھی اگر ایک لاکھ کا سٹیل ہے تو اس پر دس ہزار دیں گے لیکن اب ایک لاکھ سٹیل کی قیمت بڑھ کر ایک لاکھ 20 ہزار پر ہے، حکومت اس پر بھی نظر ثانی کرے۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، اس طرح پہلے بھی ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے وقت میں ہوا تھا، انہوں نے اس وقت چوراسی (84) فیصد Premium دیا تھا، یہی مسئلہ اس وقت بھی درپیش تھا، میری گزارش ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو کا وزیر یا وزیر اعلیٰ صاحب صوبے کی کنٹریکٹر برادری کے ساتھ بیٹھ کر افہام و تفہیم سے مسئلہ حل کریں۔ میں وزیر خزانہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وفاق نے پندرہ فیصد اضافہ کیا لیکن یہ اس کے مقابلے میں آکر سولہ فیصد کیا، اس پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، کاش اس طرح یہ تین سال پہلے بھی کرتا، یہ تو ہم نے آپ کو مجبور کیا ہے کہ آپ نے ایک فیصد زیادہ اضافہ کیا ہے، اگر پندرہ فیصد نہ کرتے تو یہ آپ کے لئے تین سال میں میرے خیال میں کچھ بھی نہیں تھا، ہمیں تین سال کا بھی ریکارڈ دیا جائے کہ تین سال میں یہاں پر جو غریب گورنمنٹ سرونٹ ہے، اس کی تنخواہ میں کتنا اضافہ کیا ہے؟ وہ بیچارے تو اسلام آباد میں روڈوں پر ہوتے تھے، پشاور میں روڈوں پر ہوتے تھے، ان کے ساتھ جو ایک Commitment ہوتی تھی، اس ایک Commitment پر بعد میں عمل نہیں ہوتا تھا، جب ہمارے پاس آتے تھے تو ہمیں کہتے کہ ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا، ابھی بڑے لیول پر وزیر اعظم کی حیثیت سے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے Commitment جو ہوتی ہے، اس کو Honor نہ ہونا، یہ اس کرسی کی توہین ہے، اگر آپ جس کرسی پر بیٹھے ہیں، جناب سپیکر کی کرسی پر بیٹھے ہیں تو آپ سپیکر صاحب ہیں، اگر آپ کی رولنگ کو کوئی وزن نہ دے تو یہ آپ کی توہین نہیں ہے، یہ اس ایوان کی توہین ہے، آپ کی کرسی اور آپ کی ذات کی بھی توہین ہے۔ وہاں پر اس طرح ہوا، میں اس پر بھی اس حق میں ہوں جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، مہنگائی جس حد سے بڑھی ہے، یہ پندرہ فیصد سے بھی زیادہ ہونی چاہیئے، ابھی مجھے عجیب سالگ رہا ہے کہ چار سال جن لوگوں نے حکومت کی، جنہوں نے IMF سے معاہدے کئے ہیں وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے قیمتیں بڑھائیں، اگر آپ کا Agreement ہم نہ مانتے تو یہ ملک سری لنکا بنتا، جوں ہی عمران خان کو پتہ چل گیا کہ میں جانے والا ہوں، اس نے تیس فیصد پٹرول اور اس پر سبسڈی دینا شروع کی، یہ گیارہ سو (1100) ارب مہینے کا اس ملک کا نقصان ہوتا تھا، ابھی حکومت کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا، اگر وہ اس کو نہ

کرتے تو آخری قسط نہیں ملتی، اگر آخری قسط نہیں ملتی تو پھر ہم سری لنکا سے بھی ایک ہاتھ آگے جاتے، کیونکہ ہمارے لئے تو ایٹم بم کے حوالے سے ویسے بھی لوگ بہانہ بنا رہے ہیں کہ کوئی چیز ہو کہ ہم اس میں ادھر اندر جائیں۔ ایک دو اور باتیں بھی ہیں لیکن میں نے وقت زیادہ لیا، کٹ موشنز آرہی ہیں، ہم اپوزیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ہر کٹ موشنز پر مکمل بحث کریں گے اور کوشش بھی کریں گے کہ ہم آخری کٹ موشن تک ایک ایک چیز خواہ وہ کرپشن ہو یا جو غلطیاں ایجوکیشن میں ہوئی ہیں، ہیلتھ میں ہوئی ہیں، ایک چیز میں بتاتا ہوں، وہ مجھے پیارا بھی لگ رہا ہے اور مجھے ہنسی بھی آرہی ہے، میں محکمے کا نام نہیں لوں گا کیونکہ اس کے ساتھ میری محبت کا رشتہ ہے، اس طرح ایک دو اور بھی ہیں، ہم اس پر Proof کے ساتھ آپ کے سامنے ڈیٹیل رکھیں گے۔ ابھی ڈپٹی سپیکر صاحب، پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہمارے خوبصورت علاقوں میں سات ہزار پانچ سو (7500) جگہوں پر آگ لگائی جاتی ہے، وہاں پر تاریخ میں کبھی آگ نہیں لگی ہے، میں نے وزیر اعظم سے بھی اس کی بات کی ہے کہ FIA کے ذریعے تحقیقات کرائیں، IB کے ذریعے تحقیقات کرائیں، ہمارا تو خدشہ یہ ہے کہ یہ سارا کام بلین ٹریز سونامی والوں کا ہے لیکن صوبے کو بھی میرے خیال میں اس پر فوری ایکشن لینا چاہیئے، اس پر ایک رپورٹ آنی چاہیئے کہ اس آگ لگانے کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کو اس ایوان کے ممبران کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس پر جب مجھے ایک رپورٹ وفاق کی طرف سے وزیر اعظم کی دفتر کی طرف سے ملے گی تو وہ بھی اگر آپ نے اجازت دی تو اس ایوان میں ان شاءاللہ دوبارہ آپ کے ساتھ شیئر کروں گا۔ باقی میں وزیر خزانہ سے پوچھتا ہوں کہ یہ تو پختونخوا ہے، اس کا نام بڑی مشکل سے صدیوں سے سیاسی جماعتوں نے لیکن اس میں زیادہ اے این پی کی کوشش تھی، آصف علی زرداری صاحب نے ایک انعام دیا۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آئینی طور پر آپ نے ایک لفظ بڑھایا ہے، "خوددار صوبہ پختونخوا"، آئین آپ کو اجازت دیتا ہے، صوبے کے نام کے ساتھ اضافی لفظ آئین میں ہے؟ یہ بھی ہمیں بتادیں کہ آپ نے کس بنیاد پر ہمارے صوبے کے ساتھ نام کا اضافہ کیا ہے؟ خود مختار تو ہم مانتے ہیں، جب ایک وزیر اعلیٰ توپوں کے ساتھ اسلام آباد پر چڑھتا ہے تو آپ خود مختار ہیں، اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن ہماری اے ڈی پی کی کتاب پر لکھنا، اس کو ہم کورٹ میں بھی چیلنج کریں گے، ہم خوددار لوگ ہیں، سب سے پہلا پشتون خوددار ہے، میں اس دعوے سے کہتا ہوں کہ ہم خوددار ہیں، ہمارے آباءواجداد خوددار

تھے، ہم اس کی اولاد ہیں لیکن خوداری کسی اور چیز پر بتانی چاہیئے کہ جو خودداری کے ساتھ لگتا ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، تاریخ یاد دلاتی ہے کہ یہاں پر آپ کے وزیراعلیٰ نے میرے دفتر میں Commitment کی، وزراء بھی ساتھ تھے کہ میں اپوزیشن کو فنڈ دوں گا، ایک پٹھان کی زبان تھی، ایک سوات کے پٹھان کی زبان تھی لیکن افسوس کہ اس پر عمل نہیں ہوا، اس کو خوددار نہیں کہتے ہیں، خوددار تب آپ ہوں گے جب آپ عمل کریں گے، یہ وقت گزرتا ہے، کسی کے ذہن میں بھی یہ نہیں تھا کہ وہاں پر اس کا جو بڑا ہے اس کو ہم اسی طرح بھگائیں گے، ابھی بھی آپ کی حکومت کی پرسوں ایک اینٹ نکل چکی ہے، دیوار سے جب ایک اینٹ نکل جائے تو وہ دیوار مستحکم نہیں ہو گی، ابھی میں بھی صوبے میں آیا ہوں، اس پر ابھی بھرپور طریقے سے کام کریں گے کہ جو باقی اینٹیں ہیں ان کو بھی ہم گرا سکتے ہیں، ہم ایک پٹھان کی حیثیت سے بات کرتے ہیں، خوددار درانی کی حیثیت سے بات کرتے ہیں کہ اس میں ہم کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے، پٹھان وہ ہے جس کے ساتھ کوئی زیادتی ہو جائے تو اس کا بدلہ ضرور لے، جو بدلہ لینے کی پوزیشن میں نہ ہو، میرے خیال میں ہم اس کو پٹھان نہیں کہتے ہیں، وہ اس لفظ کو استعمال نہ کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی، اللہ آپ کو خوش رکھے، آپ نے وقت دیا، میں گورنمنٹ کے سارے ممبران کا، اپوزیشن کے ممبران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک بڑے کی حیثیت سے انہوں نے میری باتیں بڑے غور سے سنیں، یہی ہمارے صوبے کے اصول ہیں، رواج ہے، ہم اس کے امین ہیں، اس کو ہم نے برقرار رکھنا ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی، سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: زہ بہ سبا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب، آپ بھی۔

جناب عنایت اللہ: زہ بہ سبا او کڑم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ کہ آپ نے 2022-23ء کے بجٹ پر بحث کرنے کے لئے اجازت دی۔ بجٹ پر بات کرنے سے پہلے درانی صاحب نے خود مختار صوبے کے حوالے سے جو نکتہ اٹھایا ہے، دراصل یہ سوال

واقعی تمام ممبران کے ذہن میں ہے کہ ذرا ہمیں حکومت یا وزیر خزانہ صاحب یہ سمجھا سکیں کہ اس خود مختار کا مقصد اور اس کا مطلب کیا ہے؟ وہ سمجھنے کے لئے تمام ممبران بے تاب ہیں کہ ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ کیا خود مختاری اس کا نام ہے جو نو سالوں میں آپ نے صوبے کے لئے پورے پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا قرضہ لیا، کیا اس کا مطلب خود مختاری؟ یا کوئی اور ایسی بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ باقی پاکستان کوئی غلام ہے اور ہمارا جو صوبہ ہے وہ خود مختار ہے، پاکستان کا کوئی آئین اس صوبے کے اوپر لاگو نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر، خود مختاری اور خودداری ایک ہی ہے یا پھر خود مختاری اور خودداری کے حوالے سے آپ مجھے یہ سمجھا سکیں کہ شاید آپ اس نعرے کی طرف جانا چاہتے ہیں کہ "خپله خاؤره خپل اختیار" میں اس مقصد کو حکومت سے سمجھنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ سوال نوٹ کرے کہ وہ یہ بتا سکے کہ اس کا مقصد کیا ہے؟ پورے ممبران بھی اس کو سمجھ سکیں کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ ظاہر ہے کہ آپ نے اس صوبے کو جتنا مقروض کیا ہے، مقروض لوگ خودداری میں نہیں آسکتے، آپ ہاتھ پھیلائیں گے، آپ قرضے لیتے رہیں گے، ادھر آپ نے قرضوں کے حوالے سے پاکستان کے لیول پر جو ریکارڈ رقم کیا ہے، آج آپ اپنے صوبے کا ریکارڈ بھی دیکھیں کہ آپ کا صوبہ کتنا مقروض ہو چکا ہے کہ جو فگرز ہیں وہ تقریباً آٹھ سو (800) ارب تک پہنچے ہیں، آپ ہمیں سمجھا سکیں گے کہ کس حوالے سے یہ خود مختاری ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بات کروں گا کہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے ہماری اسمبلی کی بجٹ روایات کے حوالے سے کہا کہ جو بجٹ کی روایات ہیں وہ یہ ہیں کہ ہمیشہ جب بجٹ کی تقریر ہوتی ہے تو وزیر خزانہ صاحب بجٹ کی تقریر سے ادھر ادھر نہیں جاتے لیکن اس دن مجھے عجیب سا لگا کہ وہ اپنی بجٹ تقریر کے دوران سیاسی تقریر کی طرف چلے گئے اور جو بجٹ کے فگرز یا صوبے کے مستقبل کے حوالے سے بات کرنا تھی، اس سے ہٹ کر انہوں نے سیاسی جملے استعمال کئے۔ جناب سپیکر، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ جو مرکز کو "امپورٹڈ حکومت" کہتے ہیں، کیا آپ بتا سکیں گے کہ جو روایات آپ کو معلوم نہیں، کیا ایسا تو نہیں ہے کہ آپ کا وزیر خزانہ جو ہمارے صوبے کے ہیں وہ Imported تو نہیں ہیں؟ اس کو یہ اندازہ نہیں کہ ہمارے صوبے کے حالات کیا ہیں؟ مجھے تو ایسا Feel ہوا کہ ہمارے وزیر خزانہ صاحب Imported ہیں، نہ کہ مرکزی حکومت Imported ہے۔ جناب سپیکر، تھوڑا سا بجٹ کے حوالے سے، اس وقت جو صورتحال ہے، چونکہ

ہمارے بہت سارے جو فنڈز ہیں وہ ہمیں مرکز پر انحصار کرنا پڑتا ہے، جولائی تا مارچ مالی سال 2022ء کے دوران قومی بجٹ میں GDP کا مالیاتی خسارہ تین اعشاریہ آٹھ (3.8) فیصد یعنی دو اعشاریہ پانچ چھ چھ (2.566) بلین روپے تھا جبکہ گزشتہ سال جولائی تا مارچ کی مدت میں GDP کا خسارہ تین اعشاریہ صفر (3.0) فیصد یعنی ایک اعشاریہ چھ پانچ دو (1.652) بلین روپے تھا جس کا مطلب ہے کہ رواں مالی سال میں بجٹ پر کنٹرول کمزور ہوا، اگر مرکز میں نااہل حکومت قائم رہتی تو ملک کے معاشی حالات مزید خراب ہو جاتے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2022ء میں کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ تیرہ اعشاریہ آٹھ (13.8) بلین ڈالر تک جا پہنچا جبکہ پچھلے سال یہ خسارہ پانچ سو تریالیس (543) ملین ڈالر تھا، یعنی ملک کی معیشت انتہائی تیزی سے بربادی کی طرف جا رہی تھی، ڈالر کے مقابلے میں روپے کی بے قدری کی یہ سب سے بڑی وجہ ہے۔ 19 مئی 2022ء کو پاکستان کے کل زرمبادلہ کے ذخائر سولہ اعشاریہ ایک (16.1) بلین ڈالر تک گئے تھے، سٹیٹ بینک کے ذخائر دس بلین ڈالر جبکہ کمرشل بینکوں کے ذخائر چھ اعشاریہ ایک (6.1) بلین ڈالر تھے۔ پچھلے سال تیئیس (23) بلین ڈالر Reserves تھے، سٹیٹ بینک اور کمرشل بینک نے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی بے قدری کی، یہ دوسری بڑی وجہ ہے۔ جناب سپیکر، چونکہ اس کے ساتھ بنیادی طور پر مہنگائی بالکل جڑی ہوئی ہے، اس کا تفصیل سے بتانا انتہائی ضروری ہے۔ مئی 2021ء میں شرح تبادلہ یعنی ایک ڈالر کی قدر ایک سو چون (154) روپے تھی جو اس پی ٹی آئی حکومت کے خاتمہ کے وقت ایک سو بانوے (192) روپے تک پہنچ گئی تھی، اس کی دو بڑی وجوہات میں بیان کر چکا ہوں کہ ملک میں مہنگائی کی بڑی وجہ ڈالر کا روپے کے مقابلے میں مہنگا ہونا ہے، چونکہ اس سے درآمدات بھی مہنگی ہوئیں، بیرونی قرضوں پر سود میں بھی بے حد اضافہ ہوا، ڈالر کے Reserves کا کم ہونا، کرنٹ اکاؤنٹ کے خسارے کا بڑھ جانا، ڈالر کا مہنگا ہو جانا، یہ سب پی ٹی آئی حکومت کی ناکامی کے واضح ثبوت ہیں جس پر ہر صاحب عقل کو غور کرنا چاہیئے۔ ملک کی برآمدات میں جولائی تا اپریل مالی سال 2022ء کے دوران ستائیس اعشاریہ آٹھ (27.8) فیصد اضافہ ہوا جس سے برآمدات چھبیس اعشاریہ آٹھ (26.8) بلین ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ درآمدات میں جولائی تا اپریل مالی سال 2022ء کے دوران انتالیس (39) فیصد اضافہ ہوا اور یہ انسٹھ اعشاریہ آٹھ (59.8) بلین ڈالر تک پہنچ گیا، گزشتہ سال تریالیس اعشاریہ صفر (43.0) بلین ڈالر تک پہنچ گیا، نتیجتاً تجارتی خسارہ

بتیس اعشاریہ نو(32.9) بلین ڈالر تک پہنچ گیا جو کہ گزشتہ سال بائیس (22) بلین ڈالر تھا، یعنی برآمدات اور درآمدات میں بڑھتی ہوئی خلیج ملک کو تباہی کے دہانے پر لے جاچکی تھی، ملک کے بڑھتے ہوئے قرضوں اور روپے کے گرتی ہوئی قدر کی یہ بھی ایک وجہ تھی۔ قرض کے متعلق اہم معلومات 2018ء میں اندرونی قرضہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب، آپ Reading کر رہے ہیں، آپ Reading نہ کریں، اپنے خیالات کا اظہار کریں، یہ تو ایسا لگ رہا ہے کہ کسی نے آپ کو ایک Paper پکڑا دیا اور آپ اس کی Reading کر رہے ہیں۔

جناب لطف الرحمان: دیکھیں، آپ میری بات سنیں، میں Figures بیان کر رہا ہوں، Figures تو میں زبانی یاد نہیں کروں گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، Figures تو آپ بالکل پڑھ سکتے ہیں، Figures تو لے لیں لیکن آپ کی ایسی اردو ہے، وہ ایسا لگ رہا ہے کہ کسی نے آپ کو پکڑا دیا ہے۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر، Figures کی بات نہیں ہے، Paper کی بات ہے، اس پر سارا Figure لکھا ہوا ہے، آپ کے پچھلے قرضے، موجودہ قرضے اور جو خسارہ ہے، آپ کے Reserves ہیں، اس کے باقاعدہ Figures لکھے ہوئے ہیں، میں Figures quote کر رہا ہوں، وہ بھی لکھ کر کرنے ہیں، میں اس کو زبانی تو یاد نہیں رکھوں گا، آپ مہربانی کریں بیچ میں Interrupt نہ کریں، مجھے بات کرنے دیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ Paper سے Reading نہ کریں، آپ اپنی بات کریں، آپ Figures بتائیں لیکن Reading نہ کریں۔

جناب لطف الرحمان: میں صوبائی بجٹ پر بات کروں گا، میں مرکزی بجٹ پر بات کروں گا، مجھے بات کرنے دیں، میں نے تمام Figures بیان کرنے ہیں، میں آپ کو Figures بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Figures بیان کر سکتے ہیں، Figures آپ Read کر سکتے ہیں لیکن آپ Reading نہ کریں۔

جناب لطف الرحمان: بات مجھے کرنے دیں، میں نے تمام Figures بیان کرنے ہیں، میں آپ کو Figures بتارہاہوں، میں کوئی تقریر نہیں کررہاہوں، تقریر میں ویسے بھی کر سکتاہوں، میں نے آپ کو نمبرز Quote کرنے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تقریر کریں، بالکل آپ تقریر کریں، Reading نہ کریں۔

جناب لطف الرحمان: 2018ء میں اندرونی قرضہ 16 ہزار 416 ارب روپے تھا، اب یہ قرضہ 8 ہزار 762 روپے ہے، یعنی چار سالوں میں اکہتر (71%) فیصد اضافہ ہوا۔ 2018ء میں بیرونی قرضہ 8 ہزار 537 ارب روپے تھا، اب یہ قرضہ 16 ہزار 290 ارب روپے ہے، یعنی چار سالوں میں اکیانوے (91%) فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 2018ء میں کل ملکی قرضہ 24 ہزار 958 ارب روپے تھا، اب یہ قرضہ 44 ہزار 366 ارب روپے ہے، یعنی چار سالوں میں اٹھہتر (78%) فیصد اضافہ ہوا، آپ کا وزیر خزانہ خود مانتا ہے کہ چھہتر (76%) فیصد ہوا ہے، یہاں پر Figures اٹھہتر (78%) فیصد بتا رہے ہیں۔ Portfolio investment رواں سال کے دوران چوبیس سو ترسٹھ (2463) ملین ڈالر سے کم ہو کر چار سو چوہتر (474) ملین ڈالر رہ گئی۔ کل غیر ملکی سرمایہ کاری۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پختون یار صاحب، آپ باتیں نہ کریں، اپنی سیٹ پر جائیں، ابھی سی ایم آرہے ہیں۔

جناب لطف الرحمان: تین ہزار 664 ملین ڈالر سے کم ہو کر پندرہ سو ستر (1570) ملین ڈالر رہ گئی، یہ ملک کی معاشی بدحالی پر عدم اعتماد کا ووٹ تھا، قوم کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس حکومت سے جان چھوٹی۔ اس رواں مالی سال میں وفاقی حکومت کے بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لئے چودہ سو (1400) بلین روپے قرض لیا جبکہ پچھلے سال یہ قرض پانچ سو ستتر (577) بلین روپے تھا، یہ بڑھتا ہوا بوجھ ملک کی کشتی کو گہرے سمندر میں ڈبونے کے مترادف ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2022ء کے دوران ٹیکس ریونیو میں چودہ اعشاریہ تین (14.3%) فیصد کمی ہوئی جو معیشت کی گرتی ہوئی حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ سابقہ حکومت کے غیر موثر ہونے کی دلیل بھی یہی ہے، جولائی تا مارچ مالی سال 2022ء کے دوران کل اخراجات میں ستائیس (27%) فیصد کا اضافہ دیکھا گیا، گزشتہ سال کی اس مدت میں چار اعشاریہ دو (4.2%) فیصد تھا، سابقہ حکومت کی کمزور پالیسیوں یا بڑھتی ہوئی کرپشن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ رواں مالی سال میں

مہنگائی کی شرح کم از کم (15%) پندرہ فیصد رہی جس نے عوام کی کمر توڑ کر کے رکھ دی۔ سٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ سات فیصد سے پونے چودہ (13. 75%) فیصد جو شرح سود کا تعین کرتا ہے جس سے کاروبار کو برباد کر لیا گیا۔ ملک کی سٹاک ایکسچینج رواں مالی سال کے دوران 47 ہزار 800 پوائنٹس سے گر کر 46 ہزار پوائنٹس پر پہنچ گئی۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا کے صوبائی بجٹ کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں، صوبائی بجٹ کے بارے میں کچھ حقائق آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس سے حکومت کی ناقص کارکردگی کے علاوہ اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ بجٹ کے اعداد و شمار میں کچھ بدیانتی سے کام لیا گیا ہے جس کی وضاحت ضروری ہے۔ جناب سپیکر، 22-2021ء کے لئے کل محصولات کا بجٹ گیارہ سو اٹھارہ (1118) بلین روپے تھا لیکن اس پر نظر ثانی کر کے اسے نو سو بیالیس (942) ارب روپے کرنا پڑا۔ پھر 23-2022، کے لئے تیرہ سو بتیس (1332) ارب روپے کا بجٹ کیسے معقول ہو سکتا ہے؟ میرا مطلب ہے کہ اس کا جواز پیش کیا جائے ورنہ اس کو درست کیا جائے۔ جناب سپیکر، 22-2021ء کے لئے نیٹ ہائیڈل منافع کا بجٹ پچھتر (75) بلین روپے تھا، اس پر نظر ثانی کر کے اکسٹھ (61) ارب روپے کرنا پڑا، پھر 23-2022ء کے لئے چھیالیس (46) ارب روپے کے بجٹ کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟ میں چاہوں گا کہ اس کا جواز بھی پیش کیا جائے، اس کو بھی درست کیا جائے۔ یہ وہ سارے سوالات ہیں جو ہم نے بجٹ کے حوالے سے اٹھائے ہیں، اس پر ہم وضاحت بھی وزیر خزانہ سے چاہتے ہیں، اگر وہ اس کی وضاحت نہیں دے سکتے تو اس کو پھر درست کرنا بھی انتہائی ضروری ہے کہ یہ اس صوبے کا بجٹ ہے، پورے سال کا انحصار اسی بجٹ کے اوپر ہے، جھوٹ کے پلندے سے تو ملک نہیں چلتے، نہ صوبے چلتے ہیں، حقائق کو سامنے رکھ کر آپ نے جب فیصلے کرنے ہوتے ہیں تو تب جا کر ملک چلتے ہیں، میں چاہوں گا کہ اس کا جواز پیش کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ظاہر شاہ صاحب، ارباب جہانداد صاحب، آپ دونوں کی آوازیں آ رہی ہیں، اپنی سیٹوں پر چلے جائیں۔

جناب لطف الرحمان: 22-2021ء کے لئے صوبائی ٹیکس ریونیو کا بجٹ پینتالیس (45) بلین روپے تھا، اس کی وصولی چوالیس (44) ارب روپے ہو سکی، پھر 23-2022ء کے لئے ستاون (57) ارب روپے کے بجٹ کا کوئی جواز نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اعداد و شمار کو برابر کرنے ہیں، لہذا اس کو درست کیا

جائے۔ 2021ء کے لئے دیگر صوبائی ریونیو کا بجٹ ایک سو تیرہ (113) بلین روپے تھا لیکن اس کی وصولی چورانوے (94) ارب روپے ہو سکی۔ پھر 23-2022ء کے لئے دو سو پانچ (205) ارب روپے بجٹ کا کوئی جواز نہیں، سوائے بجٹ کے اعداد و شمار کو برابر کرنے کے، اس کا جواز پیش کیا جائے ورنہ اس کو بھی درست کیا جائے۔ 22-2021ء کے لئے مرکزی حکومت سے گرانٹ کا بجٹ ایک سو اٹھاسی (188) بلین تھا لیکن اس کی وصولی ایک سو دس (110) ارب روپے ہو سکی۔ پھر 23-2022ء کے لئے دو سو نو (209) ارب روپے کے بجٹ کا کوئی جواز نہیں، سوائے بجٹ کے اعداد و شمار کو برابر کرنے کے، لہذا اس کا جواز بھی پیش کیا جائے ورنہ اس کو بھی درست کیا جائے۔ 22-2021ء کے لئے کل ترقیاتی گرانٹ کا بجٹ دو سو آٹھ (208) بلین روپے تھا، اس کا حتمی تصرف ایک سو چوالیس (144) ارب روپے ممکن ہو سکا۔ پھر 23-2022ء کے لئے دو سو سترہ (217) ارب روپے بجٹ کا کیا جواز پیش کیا جا سکتا ہے؟ میں چاہوں گا کہ اس کا جواز پیش کیا جائے ورنہ اس کو بھی درست کیا جائے، یہ بھی بتایا جائے کہ حکومت اس کو خرچ کرنے میں کیوں ناکام ہوئی؟ جس سے صوبے کے ترقیاتی منصوبے متاثر ہوئے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاءاللہ زبردست Reading مواد کو۔

جناب لطف الرحمان: 22-2021ء کے لئے فارن پراجیکٹ امداد کا بجٹ بیاسی (82) بلین روپے لیکن اس کا حتمی تصرف اکسٹھ (61) ارب روپے ممکن ہو سکا۔ پھر 23-2022ء کے لئے ترانوے (93) ارب روپے کے بجٹ کا کیا جواز پیش کیا جا سکتا ہے؟ عوام کو بتایا جائے کہ اس حکومت کا انتظام کیوں ناکام ہوا جس سے صوبے کے ترقیاتی منصوبے متاثر ہوئے؟ 2005ء سے 2018ء تک ریونیو کے بجٹ اور ریونیو کی وصولی کا تناسب پچانوے (95%) فیصد رہا جو حکومت کی اعلیٰ کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے جبکہ گزشتہ چار سالوں کے دوران یہ تناسب اسی (80%) فیصد سے بھی کم رہا جو حکومت کی نااہلی کو ظاہر کرتا ہے، اس کی ناقص کارکردگی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پر بجٹ کے ساتھ ساتھ یہ بات کرنا انتہائی ضروری ہے کہ ہمارے جو Merged areas ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمن صاحب، یہ Paper آپ فنانس منسٹر کے حوالے کر دیں تو وہ آپ کو تفصیلاً جواب دے دیں گے، آپ کے PA نے آپ کو لکھ کر دیا ہے تو وہ تفصیل سے جواب دیں گے۔

جناب لطف الرحمان: وہ میں دے دوں گا، کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ ایک ریکارڈ کا حصہ ہے، یہ ریکارڈ کی چیز ہے، اس میں تمام Figures درج ہیں، وہ ان کے پاس بھی ہیں، مجھے ان کو دینے کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے، میں بات کرنا چاہتا تھا کہ اس وقت جو ہمارے Merged areas ہیں جس کو ایکس فاٹا کہا جاتا ہے، اس سے اتنی بڑی زیادتی ہو نہیں سکتی کہ ان چار سالہ دور میں جس کی مرکز میں حکومت تھی، آپ کا اس کے ساتھ ہر سال ایک سو ارب روپے کا وعدہ ہے لیکن بالترتیب آپ نے تئیس (23) ارب، چوبیس (24) ارب اور پچیس اعشاریہ پانچ (25.5) ارب روپے اس پر خرچ کر سکے لیکن وہ بھی آپ نے گرانٹ کی صورت میں لئے ہیں۔ جناب سپیکر، فاٹا کے علاقے اس صوبے میں Merge ہونے کے بعد آج تک آپ نے اس کی آبادی، اس کو رقبے کے حوالے سے جو اس صوبے کا این ایف سی میں جو حق بنتا ہے وہ حق آپ نہیں لے سکے، چار سال آپ کی مرکز میں حکومت تھی، صوبے میں حکومت تھی، اس دن فنانس منسٹر نے یہاں کھڑے ہو کر ہمیں طعنے دیئے کہ مرکزی حکومت ہمیں پیسے نہیں دے رہی، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چار سال آپ نہ تو این ایف سی کے حوالے سے اپنا یہ حصہ لے سکے کہ جو اضافی ایریا آپ میں شامل ہوا تھا، نہ رقبے کے لحاظ سے اور نہ آبادی کے لحاظ سے وہ بھی آپ گرانٹ کی صورت میں لیتے ہیں، وہ بھی آپ وعدے کے مطابق تئیس (23) ارب، چوبیس (24) ارب اور پچیس اعشاریہ پانچ (25.5) ارب، ٹوٹل بہتر (72) ارب روپے آپ ان چار سالوں میں خرچ کر سکے ہیں۔ آپ نے ایک سو ارب کا وعدہ کر کے چار سالوں میں آپ کو چار سو ارب روپے خرچ کرنے چاہئیں، اس وقت بھی ہم نے یہ بات کی تھی کہ آپ جب اس صوبے کے ساتھ Merge کر رہے ہیں تو وہاں کے لوگوں سے آپ نے ریفرنڈم کے ذریعے حق رائے دہی لینا چاہیئے تھا لیکن آپ نے اس کو وہ حق نہیں دیا، آج وہ صورتحال، جو اس بلدیاتی الیکشن میں آپ نے نتائج دیکھے، جمعیت علماء اسلام کے مؤقف کو ووٹ کے حوالے سے بھرپور تائید ملی ہے، رزلٹ کے حوالے سے اس وقت صورتحال آپ کے سامنے ہے، آپ مجھے بتائیں کہ آپ فاٹا کے لئے جو بلند و بانگ دعوے کر رہے ہیں، آپ کے پاس کوئی منصوبہ ہی نہیں ہے کہ آپ اس پر پیسے خرچ کر سکیں، آپ یہ پیسے بھی گرانٹ کی صورت میں لے رہے ہیں۔ آپ کا جو ایک پلان ہے جو 2021ء سے 2030ء تک ہے، اس میں آپ اپنے صوبے کی پلاننگ سرے سے شامل ہی نہیں کر سکے، آپ مرکزی حکومت کو اس پر قائل ہی نہ

کر سکے کہ آپ اس میں اپنے صوبے کے پلان کو شامل کر سکیں، اتنی بڑی زیادتی کہ 2021ء سے 2030ء تک جب یہ پراجیکٹ چلے گا، جناب سپیکر، میں آپ کا ایک منٹ لوں گا، پھر اس کے بعد آپ سے اجازت لیتا ہوں، کہ یہاں جو دعوے کئے جارہے تھے ساڑھے تین سو ڈیموں کے، جو چھوٹے ڈیمز ہیں، اس میں ہمارے صوبے کے حوالے سے جو حصہ بنتا ہے، انہوں نے اس پروگرام میں آپ کو شامل ہی نہیں کیا، آپ کیسے دعوے کرتے ہیں؟ ہم نے ہمیشہ کہا تھا کہ اپوزیشن صوبے کے حقوق کے حوالے سے آپ کے ساتھ کھڑی ہوگی، ہم پرویز خٹک کی پچھلی حکومت میں مسلسل ان کے ساتھ اسلام آباد تک جاتے رہے، ہم نے وہاں پر متحد ہو کر صوبے کی آواز اٹھائی تھی، ہم نے مرکز کی پچھلی حکومت کے حوالے سے صوبائی حکومت کو یہ دعوت دی تھی کہ اگر آپ اپنے لیڈر سے ڈرتے ہیں، آپ اپنے صوبے کے حقوق نہیں مانگ سکتے تو آپ ہمارا سہارا لیں، ہم آپ کے ساتھ جانے کو تیار ہیں، تاکہ ہم صوبے کے حقوق کو وصول کر سکیں، آپ نے اس کا فائدہ نہیں اٹھایا۔ جناب سپیکر، آج جب نون لیگ کی حکومت آئی تو میں آج آپ کو پھر کہنا چاہتا ہوں کہ ہم تمام اپوزیشن صوبے کے حقوق کے لئے آپ کے ساتھ برابر کھڑے ہو کر اس کے ساتھ لڑیں گے، آپ ہمیں صوبائی حقوق دیں جو ہمارے صوبے کا حق بنتا ہے، میں یہ پھر کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اپنی حکومت، اپنے لیڈر سے اتنے ڈرتے تھے کہ آپ ان کے سامنے بات نہیں کر سکے، آپ ان سے پیسے وصول نہیں کر سکے، نیٹ ہائیڈل پرافٹ میں پچاس (50) ارب روپے آپ کے کم ملے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ارباب جہانداد صاحب، اکبر ایوب صاحب، آپ دونوں کی آوازیں کافی Loud آرہی ہیں۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> لیکن آپ اپنا پیسہ، اپنے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا پیسہ جو پچاس (50) ارب روپے ہے، وہ آپ کو کم ملا ہے، آپ اپنی مرکزی حکومت سے وصول نہیں کر سکے، آپ اس بات کو ذرا سنجیدگی سے لیں، اس طرح نہیں ہوتا کہ آپ بجٹ تقریر میں سیاسی باتیں کرلیں، آپ سمجھیں کہ ان باتوں سے مجھ سے میرا عمران خان خوش ہو جائے گا، وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہم عمران خان کو خوش کر سکتے ہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے لیڈر کے سامنے کوئی بات ہی نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، آپ اپوزیشن سے فائدہ لیں، ہم بھرپور فائدہ دینے کو تیار ہیں کہ جو صوبے کے حقوق کے لئے جنگ لڑتا ہے۔ وآخر دعوانا عن الحمد للہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ ویسے آپ نے زبردست Reading کی، میں آپ کو داد دیتا ہوں۔ جی جناب بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی، شکریه۔ په بجټ کښې به زمونږ پارلیمانی لیډر تفصیل سره خبرې کوی خو زه نن د خپلې حلقې متعلق یا د څه کارونو متعلق خبره کول غواړم۔ په اول ځل چې دا څلور کاله مسلسل د محنت نه پس چې هغې کښې مونږ هر در ته اودریدلی یو، هر سړی ته تلی یو او منت او سوال مو ورته کړے دے چې زمونږه د پسمانده علاقو سره تعلق دے، مونږ سره په دې کښې Help او کړئ، نو په اول ځل د وزیراعلیٰ صاحب شکریه ادا کوم چې په اول ځل هغه د خپلې ورورولئ کردار ادا کړو او په اول ځل ئے د ګاونډ ګیرئ کردار ادا کړو، په اول ځل ئے چې مونږ له کوم لاس راکړو، هغه کردار او وعده ئے پوره کړه، زمونږ کوم بنیادی چې امیر حیدر خان هوتی د کوم روډ بنیاد مونږ له ایښودے وو، هغه روډ چې هغه د پاتراک او د کمراټ مینځ کښې وو، وزیر اعلیٰ صاحب د هغې منظوری ورکړ ده۔ د هغې نه علاوه د سیاسنډ روډ منظوری ئے ورکړه، د ګوالدئ روډ ئے ورکړه، د ډوګ درې روډ ئے ورکړو، د عشیرئ دره او د سیدګئ چې د پاکستان یو ښائسته جهیل دے، د هغې به وزیر اعلیٰ صاحب بار بار ماله د دې Directive راکوله خو بیا به دیکښې روکاوټونه راتلل، اوسنے د بجټ کتاب ما اوکتلو نو زه د وزیراعلیٰ صاحب د خپل قوم د طرف نه انتهائی شکریه ادا کوم او د علاقې د مشرانو د طرف نه ئے شکریه ادا کوم چې کوم پسماندګئ ته ئے په دې پیرا زمونږه د روډونو په سیکشن کښې اوکتل، تقریباً څه کم نهه اربه روپئ چې مونږ ګورو، هغه پراجیکټونه ئے منظور کړی دی، زه یو ځل بیا د قوم طرف نه، د خپل طرف نه، د خپل علاقې طرف نه د ده شکریه ادا کوم، زه د دې ایوان په وساطت هغه له دعوت ورکوم چې اوس به راځی او د دې روډونو افتتاح به کوی او مونږ ټول قوم به متفقه طور ستاسو استقبال کوؤ، په دیکښې زه د هغه ایم پی اے ګانو نومونه اوس اخلم چا چې په دېکښې ما سره کردار ادا کړے دے، عاطف خان چې مخکښې منسټر وو او د هغه مخې ته ما دا هر څه کیښودل نو هغه سمدستی پخپله لاړو او د دې سروې ئے اوکړه خو اوس په هغې کښې دوه روډونه کم شوی دی، شامل نه دی، د هغه

انتہائی شکریہ ادا کوم چې په دیکښې هغه هم کردار ادا کړو، زه د سوات د کوهستان چې څوک نمائندګی کوی، د شرافت علی ایم پی اے صاحب، د خپل قوم د طرف نه، د خپل د زړه د کومی نه د هغه شکریه ادا کوم، مونږ سره چې څوک ښیګړه کوی، هغه مونږ ټول عمر یاد ساتو او زه همایون خان ایم پی اے، د هغه شکریه د عیشرئ قوم د طرف نه ادا کوم چې په عشیرئ او په سیدګئ کښې چې کوم په دې اسمبلئ کښې ماته ضرورت راغلے دے نو دے ما سره پاڅیدلے دے او ما سره هغه ځائې ته تلے دے، زه د هغه شکریه هم ادا کوم، زه د ډیر د ټهیکیدارانو هم شکریه ادا کوم چې هغوی له کوم بنیادی کارونه کول وو، پی سی ون جوړول وو، هغوی پکښې کردار ادا کړو نو اوس د دې فلور نه یو ځل بیا زه وزیراعلیٰ صاحب ته سره د دې ایم پی اے ګانو دعوت ورکوم، دا کوم نومونه چې ما واغستل، دوئ به افتتاح له په جولائی کښې راځی یا اګست کښې راځی نو زمونږ قوم به د دوئ استقبال کوی، د دوئ به شپه هم هلته په کمراټ کښې وی او ټول قوم به د دوئ مشترکه استقبال هم کوی او د دوئ میلمستیا به هم کوی۔ (تالیاں) او دې سره سره جناب سپیکر صاحب، د وزیراعلیٰ صاحب د طرف نه ماته مخکښې هم څه پینځه کروړه روپئ ملاؤ شوې وې، دا دوه کاله اوشو ټینډرز شوی دی خو هغې کښې یوه روپئ نشته او د پبلک هیلتھ یو سکیم وو، د هغې هم دوه کاله اوشو خو یره د سیکرټری دفتر نه تر اوسه پورې پی اینډ ډی ته هم لانړو، هغه هم د غه شان پروت دے، نو د غه درخواست هم کوم چې یره کارونه خو اوشول خو چې دې ته پیسې هم ملاؤ شی یا ایجوکیشن کښې چې کوم زمونږ Ongoing projects چې کوم دی، هغه چې مونږ ګورو، هغه ډیر د پخوانه راروان دی، هغوی ته چې مونږ ګورو نو هغې ته ډیر کم ایلوکیشن شوے دے، بلکه هغه ډیر د نیشت برابر دے یا PEDO چې کوم تین سو پچاس (350) ډیمونه، نوم ورله اول ایښودلے شوے وو او هغه زما په حلقه کښې وو نو هغه جنریټرې چې کومې وې د هغې د پاره ئے چهبیس (26) کروړ روپئ ویستلې دی، محکمې ته هم پته ده، ټولې انکوائریانې هم په دې بنیاد باندې شوې دی خو په میدان باندې هیڅ نشته، زه دا درخواست کوم چې دا روپئ هم ترې وصول کړئ او که په دغه جنریټرو کار شروع شی نو کار دې پرې اوشی، ځکه چې د بجلئ خبره خو دې

حد ته اورسیده چې زمونږ د برداشت نه اووتله۔ جناب سپیکر صاحب، زه د ایجوکیشن منسټر ته هم درخواست کوم چې زمونږ په دیر کښې چې د سکول بنیاد زمونږ په علاقه کښې په 1964ء کښې د پرائمری سکول بنیاد ایښودلے شوے وو او زمونږ خلق ایجوکیشن طرف ته ډیر خواهش لری، ولې چې په دې څلورو کالو کښې چرته د یو خښتې کار هم په یو سکول شروع نه شو، کوم چې Damage کیږی هغه هم دغسې پاتې دی، کوم چې خراب شوی دی هغه هم دغسې پاتې دی خو یو پرائمری سکول مونږ بچیانو له ساز نه کړو، زه دوئ ته درخواست کوم چې کم ازکم دا د الله حکم دے، په قرآن کښې زیات حکم چې الله کړے دے، څه چوبیس سو (2400) آیاتونو کښې صرف دغه د علم خبره الله کړې ده، د فرائضو نه زیات حکم الله د دې کړے دے، دیکښې دې طرف ته هم دوئ څه داسې توجه ورکړی چې زمونږ دې بچو له څه لږ لږ سکولونه داسې جوړ کړی چې د هغې بنیاد کیښودلے شی او بیا څه پیسې وی، دا لږې لږې پیسې خو مونږ له نه راکوی، دا پندره کروړ او دس کروړ زما په حلقه کښې ټینډرې کیږی، دا هوائی ټینډرې کیږی، زه دا درخواست هم کوم، مانه خو ئے داسې نه شی خرابولے، زه هغه محکمې ته درخواست کوم چې دا کوم داسې څه شے شوے دے چې پیڅه کاله یا دس کاله مخکښې چې کوم روډ جوړ شوے دے، چاله به ئے دا پیسې ورکړې وی، دا به د چا په Through شوے وی، هغه روډونو له ئے پیسې ورکړی دی چې پیسې پرې اوباسی نو زه درخواست کوم چې دا پیسې ضائع نه شی او دا صحیح اولګی۔ زه په آخره کښې بیا د وزیراعلیٰ صاحب هم شکریه ادا کوم او تاسو ټول کیبنټ ته هم درخواست کوم چې د دې روډ افتتاح اوکړئ او اپوزیشن لیډر هم شی، زمونږ پارلیمانی لیډر او تاسو ټول راشئ، زمونږ میلمانه شئ چې تاسو د دې روډ افتتاح اوکړئ، د دې نه د قوم معیشت جوړیږی، د دې نه قومونه آبادیږی او دوه روډونه ځی چې هغه سوات او کالام، او کمراټ Link کوی، دا د دنیا ښائسته ترین ځایونو کښې څه ځایونه دی، که دا روډ جوړ شو نو دا جاز باندې ده، قاشکین دے، سیدګئ ده او صمد شاهی ورته وائی، دا د دنیا ښائسته ترین ځایونه دی، زه درخواست کوم چې ټورازم کښې که دغه ځایونو له هم ترجیح ورکړی، شاید چې زمونږ دا قوم به په خپلو پښو هم اودریږی او دا غریب به

د مزدوری نه به هم خلاص شی او مونږ به ترقی هم اوکړو۔ زه یو ځل بیا دغه ایم پی اے ګانو، د وزیر اعلیٰ صاحب، د ټولو شکریه ادا کوم، ډیره مهربانی او ډیره شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ شہرام خان۔

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر۔ بجٹ کا سیشن ہے، اپوزیشن لیڈر درانی صاحب اور باقی ہمارے بھائیوں نے بجٹ پر کچھ جنرل ڈسکشن کی، درانی صاحب نے بھی بات کی، ہمارے بزرگ بھی ہیں، عمر میں بھی بڑے ہیں اور اپوزیشن لیڈر بھی ہیں، بڑے احترام سے وہ بات کر کے چلے گئے، ابھی ہم جو جواب دے رہے ہیں تو وہ ابھی ہیں نہیں، چلیں باقی Colleagues تو ہیں، مولانا صاحب موجود ہیں لیکن درانی صاحب سے، کیونکہ انہوں نے تھوڑی Observation لگائی، ہم نے کہا کہ تھوڑی سی ہم بھی Clarity لے آئیں، ہم نے کیا کوشش کی۔ تیمور جھگڑا نے چیف منسٹر کی سربراہی میں، تیمور جھگڑا صاحب نے تقریر کی، پہلی بات میں کہوں کہ وہ خوش اسی وجہ سے تھے کہ انہوں نے ایک اچھا بجٹ پیش کیا، جب آپ باہر جائیں اور لوگوں سے پوچھیں، لوگ اس کو Appreciate کریں تو بندے کو پتہ چلتا ہے۔ جو اچھا بجٹ ہوگا تو Obviously تکلیف تو آئے گی، جہاں پر Problem ہوگی، دو تین چیزوں پر باتیں کی گئیں کہ جی لکی مروت، فاٹا اور نارتھ وزیرستان میں گیس نکلی، ہم پرائم منسٹر کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے ان کو دی جائے گی، یہ کریڈٹ ان کو دیا، میں ان کے نالج کے لئے تھوڑی Correction کردوں کہ یہ پانی کا ہینڈ پمپ نہیں ہے کہ آپ ایک دن ڈرلنگ کریں اور کھودیں، اگلے دن اس سے پانی نکل آئے۔ جناب سپیکر، پہلے تقریباً ایک سال جیولوجیکل سروے ہوتا ہے پھر اس کے بعد ایک سال ڈرلنگ ہوتی ہے، ایک Well develop ہونے پر کم سے کم دو سال لگتے ہیں، اس کو Functional کرنے میں، اس کو کامیاب بنانے میں، انہوں نے جو بات کی، وہ تحریک انصاف کی گورنمنٹ کے سٹارٹ کئے ہوئے ہیں تو یہ کریڈٹ اگر وہ دینا ہی چاہتے ہیں تو اس کے سامنے فیڈرل گورنمنٹ، عمران خان کی ٹیم اور یہی صوبائی حکومت تھی، انہوں نے یہ کام کیا، وہ Mature ہوا، اب جا کر Mature ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرک کو ہم گیس دیں گے، ہم سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیوں نہیں دی؟ میں درانی صاحب کو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں بھی اور فیڈرل گورنمنٹ میں بھی پی ٹی

آئی کی حکومت تھی، میں بڑے احترام سے تھوڑی Correction کر دوں کہ اس صوبے میں پہلے اے این پی اور پیپلز پارٹی کی حکومت تھی، وہاں فیڈرل میں بھی تھی، اس صوبے میں ایک دفعہ مسلم لیگ نون کی حکومت تھی اور وہ فیڈرل میں بھی تھی، اس صوبے میں مولانا صاحب کی، اور کئی بار فیڈرل گورنمنٹ میں بھی، سوائے پی ٹی آئی کے جتنا مجھے یاد ہے کہ وہ حکومت میں رہے تو یہ کرک کا جو گیس کا سلسلہ ہے یہ تو کب سے آرہا ہے، چاہیئے تو یہ تھا کہ پہلے یہ کر دیتے، میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ درانی صاحب اس وقت چیف منسٹر تھے، اسی وقت اعلان کر دیتے اور کرک کو گیس دیتے، یہ تو تحریک انصاف کی حکومت آئی، چیزیں بہتر ہونا شروع ہوئیں And they realize کہ ان لوگوں کو کام بھی کرنا ہے، ان لوگوں کو گیس بھی دینی ہے، ان کو دینی چاہیئے، جہاں سے یہ سٹارٹ ہو رہی ہے ان کا سب سے پہلے حق ہے، تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے یہ Initiative شروع لیا۔ دوسری بات، انہوں نے کہا کہ فاٹا میں اس وقت جو بل ہے، اس وقت میں نے فنانس منسٹر سے پوچھا تو یہ تقریباً Sixty three, sixty four billion current side پر ہمارا بل ہے، فاٹا کا ابھی Till 30th کو جائے گا تو شاید کچھ اور بھی بڑھ جائے گا۔ اس کے علاوہ ڈیویلپمنٹ الگ ہے، درانی صاحب نے کہا کہ میں وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ساٹھ (60) ارب ڈوبو دیئے، میں شکریہ ادا کرنے سے پہلے ان کو ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو خرچہ ہو رہا ہے، اس خرچے کے تو پہلے پورے پیسے دے دیں، فنانس منسٹر سے بیٹھ کر ان کو بتایا گیا، انہوں نے جو بجٹ بنایا ہے، پوچھا بھی نہیں کہ اس سال فاٹا کا Actual خرچہ کتنا ہے، پورا خرچہ کتنا ہوگا؟ تو جو کمی ہے، تقریباً کوئی پندرہ فیصد (15%) تنخواہیں بڑھائی گئیں ہیں، اس کا کوئی میرے خیال سے تیرہ چودہ ارب روپے بنتا ہے۔ اس کے علاوہ اور ڈیویلپمنٹ ہے، وہ الگ ہے، اگر اس کو ساتھ ملایا جائے تو فاٹا کا آنے والے سال کے لئے کرنٹ سائڈ پر جو بجٹ ہوگا وہ تقریباً Eighty three billion roughly estimated ہے، تریاسی (83) ارب روپے Roughly estimated ہے، Next year کے لئے وفاقی حکومت نے ساٹھ (60) ارب روپے دیئے اور وہ صوبے سے مشاورت بھی نہیں کی، ان کا حق بنتا ہے، ان کو دینے چاہیئے۔ شاباش کس بات کی؟ مجھے یہ سمجھ نہیں آئی، میں جاننا چاہتا تھا کہ وہ بتائیں گے کہ ان کو میں اس بات پر شاید ان کی حق تلفی کرنے پر ان کو شاباش دی گئی ہے۔ میرے خیال سے فاٹا کے جتنے بھی اراکین ہیں، وہ اس سائڈ پر ہے یا

اس سائڈ پر ہے ان کو ذرا سوچنا چاہیئے کہ ان کے ساتھ کیا انصاف ہو رہا، میں نے ان کی باتیں سن لی ہیں اور وہ مجھے جواب دے گا۔ یہ جتنے بھی ہمارے اپوزیشن کے بھائی ہیں وہ بھی اس سائڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ہمارے بھائی ہیں، فاٹا کے لئے جو گورنمنٹ نے ابھی کیا ہے Actually، تقریباً ڈیویلپمنٹ پر آپ دیکھ لیں، ہم Settled side سے فاٹا پر خرچ کر رہے ہیں، یہ اس کے علاوہ ہیں، یہ جو تریسٹھ (63) ارب روپے اس کا خرچہ آئے گا، ساٹھ (60) ارب، چھ ارب روپے اے ڈی پی، تین ارب روپے جو ہم آٹا سستا دے رہے ہیں، اس میں ہم اپنی جیب سے ایک ارب روپے دے رہے ہیں۔ بلین ٹری سونامی میں دو ارب روپے اور ڈیویلپمنٹ پر اجیکٹس جو ہیں، اس میں تقریباً بارہ ارب روپے یہ Over and above آئے ہیں، یہ ہم Settled سے فاٹا میں دے رہے ہیں، ہم کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں لیکن ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس علاقے کے ان بھائیوں کے لئے جو سب سے زیادہ Deprived ہیں، ہم ان کو سپورٹ دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوں اور بہتری آئے، یہ انتہائی Important ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ڈیویلپمنٹ پر انہوں نے بات کی، انہوں نے کہا کہ ایجوکیشن کے لئے کوئی خاص بجٹ نہیں ہے، پتہ نہیں کہ خوشی کس چیز پر منائی گئی؟ ایسا ہے کہ ہم دو ارب روپے فرنیچر میں دے رہے ہیں، ایک ارب روپے ہم ایجوکیشن کارڈ میں دے رہے ہیں، پی ٹی سی کو ایک ارب روپے دے رہے ہیں، سکالر شپ جو نوجوان کے لئے ہے، اس میں ہم دو ارب روپے دے رہے ہیں، بہت سارے پراجیکٹس ہیں جو صرف ایجوکیشن میں ہو رہے ہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے ایڈہاک ٹیچرز کی بات کی، جو بات انہوں نے کی اور جو فنانس منسٹر نے اناؤنس کیا، اس دن یہ میری اور فنانس منسٹر کی بجٹ سے پہلے میٹنگ ہوئی جس میں ہم نے یہ Decide کیا کہ جب تک فائل کا Process چلتا ہے، بہتر ہے کہ ہم بجٹ میں ایڈہاک ڈاکٹرز اور ایڈہاک ٹیچرز جو بھی ہیں ان کو ہم Permanent کریں، ان کی جو Minor reservations ہیں اس کے لئے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان کا جو حق ہو گا، وہ میری فنانس منسٹر سے بات ہوئی ہے، وہ ان کو ضرور ملے گا، یہ تسلی رکھیں کہ وہ Permanent ہو رہے ہیں، ان شاءاللہ ان کا حق ان کو ہم ضرور دیں گے، یہ پچھلی گورنمنٹ میں بھی ہم کر چکے ہیں، اس گورنمنٹ میں بھی دیں گے، اس پر میں فنانس منسٹر Along with Education

Secretary اور فنانس سیکرٹری بیٹھ کر Further discussion بھی کریں گے۔ جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے بجٹ پر بات کی، میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، وہ کس Rule کے مطابق ہاؤس کو جواب دے رہے ہیں، Rule کا حوالہ دے دیں، وہ نہیں دے سکتے، Rule کونسا ہے؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: خوشدل خان صاحب، آپ مجھے بتائیں گے یا سپیکر صاحب جو بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بتائیں گے؟ آپ نے تقریر کی اور میں۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ تقریر کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: چلیں جناب سپیکر، میں تقریر کر رہا ہوں، یہ بات ان کو چبھے گی، ان کو بڑی تکلیف ہے، خوشدل خان مجھے جواب دے دیں کہ یہ جو پٹرول کا بم کل رات کو گرایا گیا، اس کا جواب کون دے گا؟ چھوڑیں یہ، میری بات سنیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین، محمد ادریس مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مسند نشین: بجٹ تقریر کرنا ہر ایک رکن کا حق ہے۔

(شور)

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے، بیٹھ جائیں، تسلی رکھیں، مجھے سن لیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: خوشدل خان صاحب، آپ مجھے انگلی نہ دکھائیں، جناب سپیکر کو بات کریں، مجھے انگلی نہ دکھائیں، You are no body to finger us، ادھر بات کریں اور انگلی کے ساتھ بات نہ کریں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجٹ پر تقریر کرنا ہر رکن اسمبلی کا حق ہے، بجٹ پر تقریر اپوزیشن بھی کرے گی اور گورنمنٹ بھی کرے گی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ہم نے اس سائڈ سے اپوزیشن لیڈر اور باقی بھائیوں کو سنا، آپ تسلی رکھیں، آپ عجیب بات کر رہے ہیں، آپ میں سننے کی صلاحیت بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: ان کو بڑی تکلیف ہے، میرے ساتھ انگلی پر بات نہ کریں، انگلی نیچے کریں، You are no body to dictate me، آرام سے بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: آرام سے بیٹھیں، اس طرح نہ کریں، انگلی پر بات نہ کریں، اپنے نمبر پر بات کریں، چلیں مجھے جواب دیں، میں کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، خوشدل خان صاحب کو سننے کی تکلیف ہے، ان کو نہ سننے کی بیماری ہے۔ جناب مسند نشین نے Floor نہیں دیا تو ان کو تکلیف ہے، تو تسلی رکھیں، آپ Rules کو چھوڑیں، آپ نے بڑے Rules follow کئے ہیں، Rules کا مجھے پتہ ہے، آپ کے Rules کا بھی مجھے پتہ ہے کہ آپ نے کتنے Rules follow کئے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: سنیں نا، بجٹ تقریر ہے، آپ بھی کر رہے ہیں ہم بھی کر رہے ہیں، آرام سے بات کریں، سننے کی صلاحیت پیدا کریں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، ابھی دیکھیں، کل رات کو اس قوم پر پٹرول کا بم گرایا گیا، بائیس (22) کروڑ عوام جاننا چاہتے ہیں کہ رات بارہ بجے بم کس نے گرایا۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Chairman: Please, in order.

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: بائیس (22) کروڑ عوام جاننا چاہتے ہیں کہ ڈالر 208 روپے کا ہو گیا، کون جواب دے گا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: شہرام خان، آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: کوکنگ آئل چھ سو (600) روپے پر مل رہا ہے، کونسے قانون اور Rules کے تحت کیا جا رہا ہے؟ (تالیاں) سیمنٹ کی بوری گیارہ بارہ سو روپے میں مل رہی ہے، کونسے Rules کے تحت یہ مہنگائی لائی جا رہی ہے؟ جناب سپیکر، ڈالر 208 روپے کا آج بک رہا ہے، کس قانون اور کس Rule تحت کیا جا رہا ہے؟ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ جو Imported حکومت بنائی گئی ہے کس (قانون) کے تحت

یہ Imported حکومت لائی گئی؟ یہ جو سارے اکٹھے ہو گئے، خودداری کی بات کرتے ہیں، خوددار قوم خود کھڑی ہوتی ہے، کسی کی Dictation نہیں لیتی۔ (تالیاں) خودداری تب نظر آتی ہے جب آپ No Confidence Motion کرتے ہیں، آپ الیکشن میں جاتے ہیں، لوگوں سے ووٹ لیتے ہیں اور پھر Mandate لے کر آتے ہیں، خودداری کہاں گئی؟ اور پھر میں یہاں پر معصوم شاہ کے قصے نہیں کرنا چاہتا، ادھر میں نہیں جانا چاہتا (تالیاں) وہ میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بائیس (22) کروڑ عوام جاننا چاہتے ہیں کہ یہ مہنگائی کا بم روزانہ کس قانون، کس Rule اور کس نظریئے اور کس سوچ کے تحت؟ کیونکہ آپ کو احساس ہے کہ امریکہ نے آپ کو نہیں لایا، آپ امریکہ کو لائے ہیں تو آپ امریکہ کو جواب دہ ہیں، (تالیاں) آپ بائیس (22) کروڑ عوام کو جواب دہ نہیں ہیں، یہ بڑا سیریس مسئلہ ہے، مجھے احساس ہے کہ تکلیف ہے کیونکہ بائیس (22) کروڑ عوام پوچھیں گے کہ آپ جو Mandate کی بات کر رہے ہیں، اپنے آقاؤں کو بھی جواب دینا ہے، بائیس (22) کروڑ عوام کو جواب دینا ہے، مجھے فکر ہے (تالیاں) اور یہ بھی فکر ہے کہ ابھی الیکشن میں جائیں گے تو بڑی تکلیف ہو گی کیونکہ لوگ فاٹا کی بات کرتے ہیں۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: بالکل بڑا سیریس مسئلہ ہے، انہوں نے فاٹا کی بات کی، انہوں نے خیبر پختونخوا کے تیس (30) فیصد ڈیویلپمنٹ بجٹ کی بات کی جبکہ سندھ کا بیس (20) فیصد اور پنجاب کا بھی بیس (20) فیصد ہے، یہ پچھلی دفعہ بھی تھا، اس دفعہ بھی ہے، ہم یہ جاننا چاہتے ہیں۔ انہوں نے Salaries کی بات کی، ہم نے اس بار سولہ (16) فیصد Salaries بڑھائیں اور تین مہینے پہلے پندرہ فیصد بڑھائیں، اس سال اکتیس (31) فیصد Salaries ہم نے بڑھائیں، جناب سپیکر، خیبر پختونخوا نے (تالیاں) Disparity allowance, adhoc اور ایڈیشنل سینتیس (37%) فیصد بڑھائے گئے۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شہرام صاحب، Please close کریں۔

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر، یہ بڑا ضروری ہے، میں Windup کرتا ہوں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عوام جاننا چاہتے ہیں کہ Stock exchange crash کر رہا ہے، یہ Imported حکومت

اس کا کیا کر رہی ہے؟ عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آٹا سولہ سو(1600) روپے پر بھی نہیں مل رہا ہے، یہ عوام، یہ مزدور اور بیچارہ ریڑھی والا جاننا چاہتے ہیں کہ اس مہنگائی میں وہ آٹا کہاں سے خریدیں گے، یہ کس قانون کے تحت ہے؟ جناب سپیکر، یہ خواہ مخواہ ان کو تکلیف ہے۔۔۔۔

(شور)

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: مجھے احساس ہے کہ یہ پریشر بہت زیادہ ہے، مجھے اندازہ ہے کہ یہ پریشر نہیں لے سکتے، ان شاءاللہ ان کا مقابلہ ہوگا، خودداری تب ہوتی ہے، میں پھر کہہ رہا ہوں کہ عوام سے ووٹ لے کر اسمبلی میں آئیں، Imported حکومت کے ذریعے، Imported فیصلوں کے ذریعے نہ آئیں۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: شہرام صاحب، Please, windup کریں۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر، فوڈ کارڈ پر ہم چھبیس (26) بلین ڈالرز لگا رہے ہیں، چھبیس (26) بلین ڈالرز فوڈ کارڈ پر لگا رہے ہیں (تالیاں) یہ اس صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے، چھبیس(26) بلین روپے ہم فوڈ کارڈ پر لگا رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ یونیورسٹیز پر تین ارب روپے لگا رہے ہیں، جناب سپیکر، یہ بڑا ضروری ہے کہ Fachhochschule university پر ہم ایک ارب روپے لگا رہے ہیں، ہیلتھ کارڈ بڑا ضروری ہے، پچیس (25) ارب روپے اس سال ہم صحت کارڈ پر لگائیں گے۔۔۔۔

(شور)

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: ہم آپ کو Welcome بھی کرتے ہیں، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ بون میرو ٹرانسپلانٹ، صحت کارڈ کا حصہ بننے جا رہا ہے، تھیلی سیمیا صحت کارڈ کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔ آخر میں میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں، سن لیں، سن لیں۔۔۔۔

(شور)

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر، بائیس (22) کروڑ عوام آج یہ آواز اٹھا رہے ہیں کہ "امپورٹڈ حکومت نامنظور"۔

(تالیاں)

جناب مسند نشین: جی بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: Thank you. Before coming on budget session of 2022-23 میں دو چیزیں اس ہاؤس کو بتانا چاہتاہوں۔ مجھے یہ بتائیں، منسٹر انور زیب صاحب، گزارش سنیں، منسٹر صاحب، گزارش سنیں، کیوں آپ قبائل کو غدار کرارہے ہیں، آپ قبائل کے غدار آدمی ہیں، آپ قبائل کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں، آپ قبائل کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، آپ کو یہاں پر Pre plan کرکے بھیجا گیاہے، آپ کو Pre plan کرکے بھیجا گیاہے، آپ کو شرم آنی چاہیئے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، Chair کو Address کریں۔

جناب بلاول آفریدی: آپ ایک Sitting Minister ہیں، آپ کے قبائل کی بات ہو رہی ہے، آپ کو یرغمال بنایاہواہے، آپ کو شرم آنی چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، Chair کو Address کریں۔

جناب بلاول آفریدی: آپ کا تعلق قبائل سے ہے، آپ کو شرم آنی چاہیئے، مجھے افسوس ہوتاہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، Chair کو Address کریں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر، افسوس ہوتاہے، Before coming on budget speech 2022-23، فیڈرل میں ان کی حکومت کیوں ختم ہوئی؟ ہم گالم گلوچ کی سیاست نہیں چاہتے، بولو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: اسی طرح ان شاءاللہ وتعالیٰ اس صوبے میں ان کی حکومت کا خاتمہ کریں گے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: یہ ان کی سیاست ہے، میں ان کو خیبر پختونخوا کے عوام کے سامنے ذرا Expose کرانا چاہتاہوں۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: House in order, please.

جناب بلاول آفریدی: کیا یہ ان کی سیاست ہے کہ اپوزیشن ممبر جب اپنے حلقے کے عوام کی تکلیف و مشکل بیان کرنے کے لئے اٹھتا ہے، اس کا جواب اس طریقے سے مل جاتا ہے؟ بڑے افسوس کی بات ہے، شرم آنی چاہیئے، ایسی سیاست پر شرم آنی چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، Chair کو Address کریں۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، گزارش یہ ہے کہ یہاں پر گزشتہ ہفتے ایک وزیر صاحب تھے، مجھے بہت افسوس ہوا، وہ یہ کہ میں یہاں پر اٹھا، مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ میں کسی پر تنقید کروں، میں صرف قبائلی اضلاع کے عوام کے لئے ان کی آواز اٹھا رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: شکیل صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، انہوں نے جو کچھ کیا، بڑے افسوس کی بات ہے، میں قبائل کے عوام کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ یہ غدار وزیر ہے، یہ وہ غدار وزیر ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب انور زیب خان (وزیر زکوۃ وعشر): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، یہ وہ غدار وزیر ہے کہ میں قبائل کے عوام کی آواز اٹھانے آیا ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، آپ بجٹ پر Speech کریں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، یہ افسوس کی بات ہے کہ یہ قبائل کا وزیر ہے، یہاں پر قبائل کے منتخب نمائندے کے ساتھ اس طرح سلوک سے پیش آرہے ہیں، میں ان کو Expose کرانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تیمور صاحب، آپ چیئر پر بیٹھیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، یہ ان کی تربیت ہے، اسی تربیت کی وجہ سے اس ملک کا بیڑا غرق ہو گیا، اس صوبے کا بیڑا غرق ہو گیا۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: آپ بجٹ پر آجائیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، ہم یہ چاہتے ہیں کہ خدارا اس صوبے کے عوام کے ساتھ ایک Sincere طریقے سے اس صوبے کی خدمت کی جائے۔ ان کی حکومت کو چار سال ہو گئے، مجھے یہ بتائیں کہ میں یہاں اسمبلی فلور پر چیختا رہا، این ایف سی ایوارڈ کے حصے کے بارے میں کہ آپ قبائل کو اپنا حق دیں، فیڈرل میں ان کی حکومت چلی گئی ہے لیکن میں ابھی بھی ان کے ساتھ فیڈرل حکومت کے پاس جانے کے لئے تیار ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، صوبائی حکومت آج ہی اعلان کرے، میں ان سے آگے ہوں گا، میں اپنے حق کے لئے یہاں اسمبلی میں اٹھوں گا۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: جی، آپ بجٹ پر آجائیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، میں بجٹ پر آتا ہوں، مجھے آج بڑا افسوس ہوا کہ میں جب اسمبلی میں آیا تو قبائل کے علاوہ کوئی اور بات نہیں کی جا رہی تھی، قبائل پر لوگ سیاست کر رہے تھے، میں جب فرسٹ ٹائم یہاں پر حلف برداری کے لئے آیا، میں نے اپنی تقریر یہاں پر کی، اس میں میں نے بالکل دو الفاظ میں کہا تھا کہ میں قبائل کی خدمت پر سیاست نہیں چاہتا، اگر واقعی آپ لوگ قبائل کے ساتھ Sincere ہیں جناب سپیکر صاحب، یہ قبائل کے غدار منسٹر جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ بات کرتے ہیں، آپ نے قبائلی اضلاع کے لئے کیا کیا ہے؟ مجھے یہ بتائیں۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، آپ بجٹ پر آجائیں۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر، آرہا ہوں، مجھے یہ بتایا جائے۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، بجٹ پر آجائیں۔

جناب بلاول آفریدی: میں آرہاہوں، مجھے بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس دن ایک وزیر صاحب نے یہ فرمایا کہ آپ کی خدمات کیا ہیں؟ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس ملک کے لئے ہم نے کیا کیا ہے؟ تہتر (73)سال بعد میرے لیڈر شاہ جی گل آفریدی صاحب نے آئینی اور قانونی حق قبائلی اضلاع کے عوام کو دیا۔ دوسرا جو سب سے بڑا کام قبائلی اضلاع میں امن کا آنا، میرے والد صاحب نے آل پارٹیز کانفرنس رکھی، میرے والد صاحب نے Border fencing پر سٹینڈ لیا، آج قبائل میں امن ہے، اگر قبائل میں امن نہ ہوتا تو کیا یہ پشاور میں رہتے؟۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، آپ بجٹ پر آجائیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، آپ سیاست کی باتیں سنیں، آپ بات تو سنیں سہی، مجھے چھوڑیں نا۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، بجٹ پر آجائیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر، آرہاہوں، اس پر بھی آرہاہوں، مجھے یہ بتائیں کہ جب Auto policy پاکستان کے لئے بنی تو یہاں پر Products کی صرف تین کمپنیاں تھیں، ٹویوٹا سوزوکی اور ہنڈا تھیں، آج پورے پاکستان میں Above seven industries have sent their investment، اس ملک کی Investments کے لئے ہماری جو تین فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں، اس سے بلین ڈالرز لے کر آئے ہیں، ہم نے اس ملک کے لئے کیا کیا ہے؟ ان کو میں بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب بلاول آفریدی: میں آرہاہوں، جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتائیں کہ قبائلی اضلاع کے لئے، سنیں تو سہی۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، بجٹ پر آجائیں، اس پر باقیوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب بلاول آفریدی: آرہا ہوں، دو منٹ دے دیں تو پھر بجٹ پر آرہا ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ منافقت کرتے ہیں، جناب سپیکر صاحب، سینیٹ الیکشن پر میں بات نہیں کرنا چاہتا لیکن ایک وزیر صاحب نے خود اس اسمبلی فلور پر سینیٹ الیکشن کو ڈسکس کیا، انہوں نے مجھے منافق کہا ہے، اس سے بڑی منافقت کیا ہے کہ میرے اور میرے Colleagues کی وجہ سے ان کو سینیٹ میں دو سیٹیں ملیں؟ لیکن انہوں نے میرے ساتھ غداری کی ہے۔ جناب سپیکر، سنیں تو سہی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، پلیز بجٹ پر آجائیں، یہ باتیں بعد میں کرلیں۔ نصیر صاحب، پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، ایک وزیر صاحب جنہوں نے سینیٹ الیکشن کے حوالے سے ذکر کیا، اس سے بڑی غداری کیا ہے کہ وہ وزیر میرے پینل میں تھا، انہوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا، میں ان کو عوام میں Expose کرانا چاہتا ہوں کہ وہ یہ بندہ ہے جنہوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، یہ باتیں بعد میں کریں، آپ بجٹ پر آجائیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، میں یہ بتانا چاہتا ہوں، سنیں تو سہی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: یہ وزیر تو سنیں سہی، جناب سپیکر صاحب، اس غدار منسٹر کو بٹھاؤ، ہم سے یہاں پر بات کریں گے، تم نے کیا کیا ہے؟ تمہیں شرم آنی چاہیئے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: آپ سنیں تو سہی، جناب سپیکر صاحب، گزارش سنیں، ایک وزیر صاحب نے یہ بولا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، اگر بجٹ پر بات نہیں کرنا چاہ رہے ہیں تو پھر بیٹھ جائیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر، آخری ایک منٹ دیں، میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، بجٹ پر آجائیں۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، یہ میں بتانا چاہتا ہوں، گزارش سنیں، میں بجٹ پر واپس آرہا ہوں، اب میں آتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، 2022-23ء کے بجٹ پر آرہا ہوں۔ مجھے یہ بتائیں، بڑے افسوس کی بات ہے، قبائل کے عوام کو میں یہ میسج دینا چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ غدار منسٹر ہے جو قبائلی عوام۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، اگر بجٹ پر بات کرنا چاہ رہے ہیں تو بات کر لیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، قبائلی عوام کے لئے کہ اگر یہ ایک Young parliamentarian ہوتا، یہ تو میرے والد صاحب کی جگہ پر ہے، میں ان کی قدر کرتا ہوں لیکن آج مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ہم قبائل کی آواز اٹھا رہے ہیں اور وہ یہ کس طرح باتیں کر رہے ہیں؟۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بجٹ پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں ورنہ دوسرے بندے کو ٹائم دیں گے۔

جناب بلاول آفریدی جناب سپیکر صاحب، انہوں نے 23-2022ء کا ٹوٹل بجٹ 1332 بلین روپے رکھا ہوا ہے، مجھے یہ بتائیں کہ اس میں NMD (Newly Merged Districts) کے لئے ایک سو چوبیس (124) بلین رکھا ہوا ہے، میں 22-2021ء کے بجٹ پر آتا ہوں، اس ٹائم ٹوٹل بجٹ گیارہ سو اٹھارہ (1118) بلین روپے تھا، اس میں NMD کا سو (100) بلین بجٹ رکھا گیا، میری Constituency میں، میں جمرود کی بات کر رہا ہوں، وہاں پر میگا پراجیکٹ کے لئے جبہ ڈیم کے لئے، One billion allocate کیا گیا اور A single penny has not been utilized، یہ میرے جبہ ڈیم کے ایک ارب روپے کہاں چلے گئے ہیں؟ Previous budget کی بات کر رہا ہوں، جناب سپیکر صاحب، "شلمان گریٹر واٹر سپلائی سکیم" کے لئے 22-2021ء کا بجٹ Two hundred million allocate کیا گیا، مجھے یہ بتائیں کہ کونسا ایک پیسہ شلمان سپلائی واٹر سکیم کے لئے انہوں نے لگایا؟ مجھے یہ بتائیں کہ شاہ کس کے 132 KV گرڈ سٹیشن کے لئے Four hundred seventy one million allocate کیا گیا، مجھے یہ بتائیں کہ کونسا پیسہ خرچ ہوا، کہاں پر یہ میگا پراجیکٹس ہیں، ایک سال میں اگر انہوں نے ایک روپیہ لگایا ہے، کام شروع کیا ہے یا انہوں نے ایک افتتاح کیا ہے؟ یہ اگر جرمانہ کہیں گے تو میں جرمانہ دینے کے لئے تیار ہوں، یہاں آکر سب جھوٹ بولتے ہیں، یہ قبائل کے ساتھ کہاں کا انصاف کر رہے ہیں؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتائیں کہ Power and Energy پر انہوں نے Rehabilitation of Existing Networks and Electrification of Un-electrified Area of Merged Districts، انہوں نے اس کے لئے ایک اعشاریہ پانچ (1.5) بلین روپے Approve کرائے، اس میں ساٹھ (60) ملین ٹرانسفر ہوئے لیکن وہاں پر آج بھی ایک روپیہ نہیں لگا، آج بھی قبائل کے اضلاع میں بجلی نہیں ہے، وہاں کے لوگوں کے پاس پہنچ نہیں ہے، وہاں کے لوگوں کے پاس ٹرانسفارمر نہیں ہیں، انہوں نے یہ پیسہ کہاں Utilize کیا؟ مجھے یہ بتائیں، ایک سیکنڈ۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر زکوۃ وعشر: جناب سپیکر، یہ ہمیں ثبوت دیں۔

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتائیں کہ Higher Education: establishment of Public Libraries کے لئے جو انہوں نے ایک سو ملین Approve کرائے ہیں، ابھی تک ایک روپیہ Utilize نہیں کیا، یہ ثبوت ہے ناں۔ اس کے بعد Solarization of Government Colleges in NMDs کے لئے انہوں نے سات سو اسی (780) ملین Approve کرائے جس میں چالیس (40) ملین ٹرانسفر ہوئے ہیں، ایک روپیہ نہیں لگا ہے، مجھے یہ بتائیں کہ Establishment of Twelve Degree Colleges of NMD، قبائلی اضلاع میں کہاں کہاں پر ڈگری کالجز بنے ہیں؟ مجھے یہ بتائیں کہ اس کے لئے انہوں نے پانچ بلین Approve کیا ہے اور پانچ ارب میں انہوں نے پچاس (50) کروڑ ریلیز کیا ہے اور پچاس (50) کروڑ میں ایک روپیہ ابھی تک ڈگری کالجز کے لئے ریلیز نہیں ہوا۔ اس کے بعد Construction of Public Parks of NMD / Seven hundred million approve ہوئے، اس میں Seven hundred million ریلیز ہوئے، اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ستر (70) کروڑ روپے رکھے تھے، اس میں سے انہوں نے ریلیز کتنا کیا؟ Only ten million، ان دس ملین میں ایک روپیہ بھی نہیں لگا۔ اچھا مجھے یہ بتائیں کہ Khyber Pass Economic Corridor کی بات کرتے ہیں، انہوں نے اس کے لئے بارہ (12) بلین Approve کئے ہیں، اس میں صرف پینتیس (35) ملین ٹرانسفر ہوئے ہیں، مجھے بتائیں کہ وہ کدھر ہیں؟ Khyber Pass Economic Corridor کی ایک اینٹ بتائیں اگر انہوں نے لگائی ہو۔ یہ مجھے بتائیں، Establishment of Trucks Terminal کے لئے جو کہ ٹرانسپورٹ کا بزنس ہے، ہر Country کا Backbone ہوتا ہے، اس میں انہوں نے تین ارب روپے رکھے تھے، اس میں ایک پیسہ بھی ریلیز نہیں ہوا، یہ ہمیں کونسا انصاف دکھا رہے ہیں، قبائلی اضلاع کے ساتھ یہ کونسا انصاف کر رہے ہیں؟ اس کے بعد میں آتا ہوں کہ جو پچھلے بجٹ 22-2021ء میں انہوں نے میگا پراجیکٹس رکھے تھے، اس میں "مہمند ماربل سٹی" کا قیام، مہمند کے ایم پی اے نثار مہمند صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، نثار صاحب یہ

مجھے بتائیں کہ وہاں پر "مہمند ماربل سٹی" کا قیام ہو چکا ہے یا نہیں؟ یہ سامنے ان کا Representative بیٹھا ہوا ہے، باجوڑ سپورٹس کمپلیکس یہاں پر جو ابھی منسٹر اٹھ رہا تھا، چیخ چیخ کر قبائل کی آواز بند کرنے کی کوشش کر رہا تھا، مجھے بتائیں باجوڑ کمپلیکس بنا ہے، کہاں بنا ہے؟ مجھے دکھاؤ، میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب بلاول آفریدی: یہاں پر میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں، مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے تمام ہسپتالوں کی بحالی کی بات کی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، Windup کرلیں۔

جناب بلاول آفریدی: بس آخری پانچ منٹ دے دیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، Windup کرلیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، یہ تمام ہسپتالوں کی بحالی کی بات کرتے ہیں، آج بھی قبائلی اضلاع کے ہسپتال برباد پڑے ہوئے ہیں، نہ وہاں پر ڈاکٹر آتے ہیں، نہ کوئی Mechanism ہے، نہ ان کے پاس قبائلی عوام کے لئے کوئی Strategy ہے، اگر یہ لوگ Sincere تھے تو اس میں ایک کام دکھادیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے، کرم تنگی ڈیم کا بتائیں، یہاں پر کرم کے ایم پی اے صاحب بیٹھے ہوں گے، نہیں آئے ہیں، ان سے آپ پوچھیں کہ آپ نے کرم تنگی ڈیم کے لئے کونسا کام کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، باڑہ کا ایم پی اے صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، باڑہ ڈیم کی تعمیر کی بات بتائیں کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، باجوڑ ٹنل کی بات کریں کہ کونسا ٹنل بنا ہوا ہے؟ یہ مجھے بتائیں، سب جھوٹ بولتے ہیں، یہ مجھے بتائیں کہ ہیلتھ فاؤنڈیشن کے ہسپتال، پی بی موڑ کے تحت بہتر ایجوکیشن، محسود علاقہ، جنوبی وزیرستان، افغانستان کی تجارت کی فروغ کے لئے طورخم اور انگور اڈہ میں بینک آف خیبر کی برانچوں کا قیام کہاں پر ہوا ہے؟ مجھے یہ بتائیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: یہ مجھے بتائیں کہ باجوڑ، مہمند، خیبر، شمالی وزیرستان میں سیٹلائیٹ ٹاؤن کا قیام۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، میں قبائل کے عوام کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہاں پر آپ کی آواز اٹھانے آیا ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، ٹائم پورا ہو گیا۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، جتنا بھی اور جو کچھ بھی کریں، قبائل کے عوام۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Thank you.

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، آخری ایک منٹ دے دیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Wind up کرلیں، ایک منٹ کے لئے مائیک کھولیں۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتائیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: نصیر صاحب، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر صاحب، میں گورنمنٹ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں جی، آج آپ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: یہاں پر ہم اپوزیشن اور گورنمنٹ بیٹھی ہوئی ہیں، بات سنیں، مجھے یہ بتائیں، مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ میں تنقید کروں، میں آج بھی ان کے ساتھ دل بڑا کرتا ہوں، آئیں مل کر اس صوبے کی خدمت کریں، آئیں مل کر قبائلی اضلاع کی خدمت کریں۔

جناب مسند نشین: تھینک یو، بلاول صاحب، بس بات ہو گئی۔ نعیمہ کشور خان اور بلاول صاحب، آپ بعد میں بات کرلیں۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، مهربانی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ایم پی اے صاحب، تاسو کبنیئ پلیز، آپ بیٹھ جائیں، پلیز۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، بس پریږده، زه دا ریکویسټ کوم چې ګوره دا۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول صاحب، آپ بیٹھ جائیں ناں پلیز۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، خیر دے۔

(شور)

جناب مسند نشین: آپ بیٹھ جائیں، بعد میں بات کرلوناں، بیٹھ جائیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، زه حکومت ته ریکویسټ کوم، دا خو زه-----

جناب مسند نشین: بابک صاحب، تاسو Continue کړئ۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، دا هاؤس خو لږ آرډر کښې کړئ، دا خو ډیره عجیبه خبره ده، دا خو انتها ده-----

جناب مسند نشین: تاسو Continue کړئ جی۔

جناب سردار حسین: دا خو زه دې هاؤس ته خبره کول غواړم، که هغه یو ملګرے دومره Disturbance پیدا کوی-----

Mr. Chairman: House in order, please.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، دا خو ډیر زیاتے دے-----

جناب مسند نشین: آپ آرام سے بیٹھ جائیں، ٹھیک ہے بات کرلوگے، صبر کرلوناں، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سردار حسین: ده له یو منټ موقع ورکړه بیا به زه اوکړم-----

جناب مسند نشین: بابک صاحب، تاسو Continue کړئ۔

جناب سردار حسین: د حکومت توجه پکار ده۔

(شور)

جناب مسند نشین: بابک صاحب، تاسو Continue کړئ، اقبال صاحب، پلیز بیا ته کوه کنه یار- House in order, please، دې پسې درکوم کنه، صبر خو اوکړه کنه۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ماله که دا مائیک راکوئ، دغه مائیک ماله راکړه۔ جناب سپیکر، دا خو بیخی، زه ډیر په معذرت سره، زما خیال دا دے چې په دې هاؤس کښې خو دا ډیره نامناسبه رویه ده د دواړو طرفو نه، دا څومره Sensitive وخت دے، دا بجټ دے، دا ټوله دنیا مونږ Live ګوری، آیا دا د څلورو کروړو عوامو نمائنده زه وئیلے شم، دا د پښتنو لویه جرګه ده، زمونږ دا رویه ده، زه خواست کوم، مونږ اپوزیشن دا حق لرو که یو Proceedings د Rules مطابق نه وی، دا Quote کول، دا Raise کول زمونږ ذمه داری ده، دلته هر ممبر ته حق دے چې هغه د خپل آراء نه دا اولس آګاه کړی، دا حکومت آګاه کړی، دا کومه طریقه ده چې خلق یو بل ته ګوتې سنډی، بهر د خلقو حال څه دے، غریبانان خلق ځان له او بچو له ډوډئ نه شی برابرولے، د بجلئ بل نه شی ورکولے، خیر دے وروره! زه تاسو ته ریکویسټ کوم چې خدائے مو بیا ممبران کړه، خدائے مو بیا حکومت راوله، مونږ د رباندې خفه نه یو خو تاسو به ډیر صبر کوئ، تاسو سره خو اقتدار دے، په دې کتابونو کښې خو د اپوزیشن د پاره هیڅ نشته، اوس دلته دا یو حق دے، خپل نقطه نظر چې دې هاؤس او دې قوم ته وړاندې کړی، هغې ته ئے هم تاسو نه پریږدئ، دا کار هم زه په تاسو پریږدم، تاسو مونږ ګائیډ کړئ، بیا مونږه څه اوکړو؟ زه ریکویسټ کوم چې مونږ ټول د دې صوبې خلق یو، مونږ ټول یو ورونړه یو، مونږ د یو غم ښادئ خلق یو، دا صوبه په ډیر لوئې مشکل کښې ده، پاکستان په ډیر لوئې مشکل کښې دے، دا صوبه بیا په ډیر لوئې مشکل کښې ده، سبا به پرې زه ډیر په تفصیل سره خبره کوم، جهګړا صاحب، شهرام صاحب، تاسو ناست یئ، زمونږ کریم خان صاحب سینیئر دے، مهربانی کوئ، تاسو خو د هغه جونیئرز نه سیوا زور کوئ، خواست تاسو ته کوم، خیر دے که تاسو زمونږپه یو خبره خفه کیږئ، مونږ به پاڅو، مونږ به معذرت کوؤ، دا افسران مونږ پورې خاندی، دا میډیا مونږ پورې خاندی، دا اولس راغلے دے، هغه مونږ پورې خاندی، دوئ دې یو بل ته نه مخاطب کیږی، وروڼړو یو بل ته مه مخاطب کیږئ، د دې اسمبلئ نه مو پرائمری سکول جوړ کړو، ما ته خو خدائے شته بیا ځان په دې اسمبلئ کښې په ناسته باندې ډیر عجیبه ښکاری، تاسو هم مونږه په Awkward position کښې واچوئ، تاسو ته هم زما

خواست دے چې د دغه کرسئ لاج ساتئ، د کومې غاړې نه هم خلاف ورزی کیږی، دا تاسو سره اختیار دے ، دلته خو بیخی خلق یو بل د مرئ نه نیسی، تاسو ته خواست کوؤ چې دا د بجټ Passing period چې دے دا ډیر اهم دے ، دلته ډیرسینیئر ممبران ناست دی، ټول تیار راغلی دی خو چې دې ماحول ته ګورو نو ځوک به څنګه خبره اوکړی؟ تاسو ته هم دا خواست دے او دې خپلو ورونړو ته هم دا خواست کوم چې مهربانی اوکړئ دا اجلاس چې دے ، دا چې Smooth اوځی۔ مهربانی۔

جناب مسند نشین: تهینک یو، بابک صاحب۔ جی شهرام صاحب، لیاقت، پلیز کېنینئ یار۔ جی اقبال صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر، یو سیکنډ خبره کوم۔ ګوره زه بالکل بابک صاحب سره اتفاق کوم، په دائره اختیار کښې د ننه ډسکشن ضرور پکار دے ، زما په خیال Rule 142 دے ، په هغې کښې د هر ممبر دا Right دے چې هغه ډسکشن کولے شی۔ کله چې دلته ممبر پاځی، که د هر سائډ نه وی او هغه په داسې انداز کښې لګیا وی چې هغه ځان څه بل څه ګڼړی، دلته ټول یو شان خلق دی، هغه که د هرې غاړې نه وی، د بلې غاړې نه به ورته Reaction راځی۔

(تالیاں) خیر زه په بجټ باندې جنرل ډسکشن کوم، کومه خبره چې ټهیک وی هغه ټهیک وی، په ښه صحیح طریقې سره په بجټ باندې ډسکشن پکار دے ، سیاسی تقریرونو له چوکونه ښه ډیر دی۔ مونږ هم دا وایو چې کوم بجټ مونږ پیش کړے دے ، په هغې کښې تاسو مونږ ته کمے هم اوښایئ او تاسو مونږ ته بیا د هغې د ټهیک کولو طریقه هم اوښایئ، د تنقید سره سره چې یو Positive دغه هم اوښایئ، دا ډسکشن به ډیر Productive وی۔ بابک صاحب ټهیک وائی چې دا صرف د څلور کروړه عوامو بجټ نه دے ، دې ته د ټول پاکستان عوام ګوری، ټوله دنیا ورته ګوری، په مهذبه او په عزت طریقې سره د هرې غاړې نه دا پکار دی، که اوس زه ورانه خبره کوم نو د دغه غاړې نه به بیا خامخا Reaction راځی، ډسکشن په طریقه باندې پکار دے۔ زما به خپلو ورونړو ته خپلې غاړې ته هم دا درخواست وی چې مهذب طریقې سره او که ستاسو اعتراض هم وی نو

سړے پاڅیدلې شی، په خپل ټائم باندې بیا جواب ورکولې شی، ان شاءاللّٰه داسې به کوئ، تاسو تسلی ساتئ جی۔ شکریه۔

جناب مسند نشین: د حکومت او د اپوزیشن چې کوم تقریر کول غواړی نو صرف په بجټ دې کوی، هغه دې دلته د جلسو تقریرونه نه کوی، بیا دې هغه بهر کوی، صرف په بجټ باندې که څوک خبره کول غواړی نو په بجټ باندې به کوی جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، دا لړه یو نکته چې ده، دا د حکومت د طرف نه هم راغله او ستاسو د طرف نه هم راغله۔ گورئ دلته تاسو سره اختیار دے چې که غیر پارلیمانی لفظ استعمالیږی نو تاسو به ئے Expunge کوئ۔ اوس یو ممبر خو تاسو د خپلې آراء نه نه شئ منع کولے، اوس مثال یو ممبر به په بجټ باندې تقریر کوی، هغه به مثال په Holistically approach باندې خبره کوی، دا به تاسو څنګه منع کوئ؟ جناب سپیکر، د اسمبلئ Rules هم دا دی، که خدائے مه کړه یو ممبر غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کړی یا داسې لفظ استعمال کړی، تاسو سره اختیار دے هغه Expunge کړئ، باقی یو ممبر دے هغه داسې خبرې اوکړی، بیا ورله حکومت د هغې نه هم سخت جواب ورکړی۔ اول حکومت له برداشت پکار دے، بیا مونږ له هم برداشت پکار دے چې مونږ هم برداشت اوکړو او په ځان کښې هم برداشت پیدا کړو۔ زه ډیره سخته خبره کوم چې واؤرئ، د هغې نه سخت جواب ماله راکړی نو هغه به زه هم واؤرم، نو خبره ختمه۔

جناب مسند نشین: Rule 223 هم دا وائی چې:

"223. **Rules to be observed by Members present**. - A Member while present in the Assembly-

(a). shall not cross between the Chair and a Member who is speaking;

(b). shall not read any book, newspaper or letter, except in connection with the business of the Assembly;

(c) shall not interrupt any Member while he is speaking, except as provided in these rules and with the permission of the Speaker."

اقبال کا مائیک On کریں۔

جناب محمد اقبال خان (وزیر امداد، بحالی و آبکاری): شکریه جناب چیئرمین صاحب، زه د بلاول صاحب نه د کرم تنگی ډیم دا یو وضاحت غواړم، د کرم تنگی ډیم د لاندې دس لاکھ آبادی بربادیږی، لاندې کیږی، په هغې کښې د پاکستان د جوړیدو نه مخکښې دا خبره روانه ده چې دا ډیم جوړیږی خو دغه قوم فیصله نه ده کړې، هلته نسل کشی کیږی، زه د ده نه دا وضاحت غواړم چې دے لیډر جوړ شو نو مونږ پرې باندې خوشحاله یو، دے دې زما په نسل کشئ سیاست نه کوی او که ده سره څه پروف وی چې چا د ډیم فیصله کړې ده، ماته دې راوړی او که ورسره پروف نه وی نو زه ده ته په معذرت سره وایم چې دا خپله خبره واپس واخلی، په دې پسی مونږ دوه کاله سوالونه کړی دی، منت مو کړے دے، د دس لکھه آبادئ خلق په احتجاجونو باندې روډونوته راوتلی وو، په دې باندې مونږ د تیر گورنمنټ د وزیر اعلیٰ صاحب سره فیصله کړې ده چې دې قوم سره په کرم تنگی ډیم باندې خبره نه کیږی۔ ده نن دا خبره د اسمبلئ په فلور اوکړه، د دې زه ده نه دا وضاحت غواړم چې سبا له دا د دس لاکھ آبادئ قومونه به رااوځی، د دې به څوک ذمه وار وی؟ جناب چیئرمین صاحب، زه ده نه د اسمبلئ په فلور باندې وضاحت غواړم۔

جناب مسند نشین: اقبال صاحب، د لته Chair ته Address کوه۔

وزیر امداد، بحالی و آبکاری: دوئ که زمونږ په نسل کشئ باندې سیاست کوی نو د هغې ذمه واری چې هر څه نقصان اوشی نو د دې به بلاول صاحب وی، د دې وضاحت ترې نه غواړم او معذرت سره ورته وایم چې بیا د پاره د کرم تنگی ډیم په ذهن کښې هم رانه ولې----

جناب مسند نشین: اقبال صاحب، Chair کو Address کریں۔

وزیر امداد، بحالی و آبکاری: او په دې زمونږ او د قوم نه معافی اوغواړه، ما قوم سره په دې لیکل کړی دی، ایگریمنټ مو کړے دے، په دیکښې که دے چا چرته غوښتلے وی یا چا څه خبره ورسره کړې وی یا څه پروف ورسره وی، زما د قوم فیصله وی ورسره، هغه دې د اسمبلئ په فلور اوښایی۔ که ده نن دا خبره دلته اوکړه، سبا به

د دې تپوس د اسمبلئ په فلور ترې نه کوؤ ځکه چې زما قوم به تپول رااوځی۔
جناب چیئرمین صاحب، د دې وضاحت به ما ته بلاول صاحب اوکړی۔ شکریه۔

جناب مسند نشین: بنه جی، کامران بنگش، Sorry، کامران، یو منټ۔ جی نعیمه کشور۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں اپوزیشن لیڈر، اپوزیشن کے تمام پارلیمانی لیڈرز اور اپوزیشن ممبران کو مبارکباد دوں گی کہ انہوں نے اتنا اچھا ماحول Provide کیا، مسلسل چار سال بلکہ پانچ سال سے اس بجٹ کے ماحول میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ باقی صوبوں میں اور مرکز میں جس طرح بجٹ پیش ہو رہا ہے، جو ماحول ہے، اس سے ایک زبردست ماحول اس صوبے کی روایات کو دیکھ کر آپ کو ایک ایسا ماحول فراہم کیا لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ وہ ماحول گورنمنٹ کو راس نہیں آرہا، گورنمنٹ اس ماحول کو خواہ مخواہ بگاڑ رہی ہے۔ ہم اپنی روایات کو لے کر چل رہے ہیں، ہم اس صوبے کی روایات پر چل رہے ہیں، ہم چاہ رہے ہیں کہ یہ ماحول برقرار رہے، ایک اچھے انداز میں ہم اپنے صوبے کو دنیا کے سامنے رکھ سکیں کیونکہ میڈیا کا دور ہے، Live جا رہا ہے، ہم چاہ رہے ہیں کہ ایک اچھے ماحول میں ہم اس بجٹ کو پیش کریں، دنیا کے سامنے رکھیں۔ ہمارے پاس جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ صرف بات کرنے کا اور اس مسائل کو آپ کے سامنے رکھنے کا ہمارے پاس ایک حق ہے، ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے، کم از کم اپنے دل کا بھڑاس تو نکال سکتے ہیں، اپنے لوگوں کے مسائل آپ کے سامنے رکھ سکتے ہیں، آپ صرف دل بڑا کر کے سن لیں، آپ جواب دیں کہ کیا ہے، کیا نہیں ہے؟ اب اگر ہم بجٹ کو دیکھیں تو اس میں جس طرح باتیں آگئیں کہ اس پر لکھا گیا ہے کہ "خوددار خیبر پختونخوا" کا بجٹ ہے، جس پر لکھا گیا ہے کہ خوددار، اس سے میں شروع کرتی ہوں کہ خوددار اس پر لکھا گیا ہے کہ خوددار بجٹ ہے تو کتنا خوددار ہے؟ پہلے تو اس پر بات کرتے ہیں کہ جو اس کی Projection ہوئی ہے تو ایک اعشاریہ تین (1.3) ٹریلین بجٹ کی Projection ہوئی ہے۔ اگر ہم اس کو دیکھیں تو ہمارے صوبے کا جو ریونیو ہے اس کا اپنا ریونیو تقریباً پچاسی (85) بلین ہے اور جو ہمیں صوبے سے Expected ہے وہ تقریباً نوے (90%) فیصد ہے، یہ تو مرکز سے ہمیں، جو نوے (90%) فیصد مرکز پر Based ہے اور جو یہاں پر جو ہمارے منسٹر صاحب کی تقاریریں تھیں، مرکز کے خلاف تھیں تو جو نوے (90%) فیصد ہم اس سے Expect کر رہے ہیں، اس کے خلاف

تقریریں بھی کر رہے ہیں، یہ تو ہماری خودداری کا حال ہے، یہی ان کا جو قائد تھا، جو ان کا لیڈر تھا، یہ اسی کی خودداری کا حال تھا کہ میں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، آپ بجٹ پر آجائیں، ٹائم تھوڑا ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں تو بجٹ سے نہیں نکلی ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ پھر سیاست پر چلی گئیں، بجٹ پر بات کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، یہ آپ کے ایک اعشاری تین (1.3) ٹریلین بجٹ کی بات نہیں ہے، یہ نوے (90) بلین جو آپ کا بجٹ ہے، کیا یہ بجٹ کی بات نہیں ہے؟ میں کدھر کی بات کر رہی ہوں، میں تو اپنے گھر کے بجٹ کی بات تو نہیں کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، آپ تقریروں پر آگئی ہیں، بجٹ پر بات کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ تو بجٹ میں لکھی ہوئی ہے، میں بجٹ سے باہر بات نہیں کر رہی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ کے پاس پانچ منٹ ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اگر آپ مجھے Disturb کروگے تو وہ پانچ منٹ بھی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Continue کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ جو آپ نے میرے ساتھ دو منٹ کی Argue کی ہے وہ تو نکل گئے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، آپ Continue کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: یہ ٹائم میں کاٹوں گی، آپ نے میرا وقت لیا ہے۔ اچھا جناب، نوے (90%) فیصد آپ مرکز پر Depend کر رہے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ ہم خوددار ہیں، یہ وہی مسئلہ ہے جس طرح آپ کا عمران خان کہتا ہے کہ میں اپنے آپ کو گولی مار لوں گا لیکن آئی ایم ایف میں نہیں جاؤں گا، یہ وہی خودداری ہے۔ اچھا آگے چلتے ہیں، آپ نے کہا کہ ہم قرضے نہیں لیں گے لیکن آپ کا جو یہاں Import کیا ہوا ہے، ہم یہاں سے ربڑ سٹیمپ کر کے شوکت عزیز کو یہاں سے سینیٹ میں بھیجا ہے، ہمارا فنانس منسٹر تھا، انہوں نے کہا کہ ہم نے پچاسی (85%) فیصد قرضے تو نہیں لئے لیکن ہم پچھتر (75%) فیصد قرضوں کے ذمہ دار ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب، اس ملک پر نازل کیا ہوا جو ساڑھے تین سال کی حکومت ہے، ساڑھے تین

سال میں ہم نے پچھتر (75%) فیصد قرضے پاکستان کے شوکت عزیز نے، اس صوبے سے ہم نے اس کو سینیٹ میں بھیجا تھا، اس نے لئے ہیں اور پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم نے Covid کا مشکل ترین وقت گزارا، ہم نے Covid کا بہت مشکل سے مقابلہ کیا لیکن آپ کو Covid کے دو سال قرضوں میں معافی بھی ملی، اس چیز کو آپ نہیں دیکھتے کہ دو سال آپ کو اس میں بھی معافی ملی۔ پھر یہاں پر بہت زیادہ ذکر ہوتا ہے کہ فاٹا کے ساتھ ظلم ہوا، ہمیں فاٹا کے فنڈز نہیں ملے لیکن میں پوچھتی ہوں کہ ٹھیک ہے یہ اب تین مہینے میں یا دو مہینے میں تو حکومت آگئی لیکن ساڑھے تین سال آپ کی مرکز میں حکومت تھی، پنجاب میں حکومت تھی، بلوچستان میں حکومت تھی، KP میں حکومت تھی، آپ نے این ایف سی کیوں نہیں لی؟ جو Basic چیز تھی، فاٹا میں این ایف سی کا آپ نے تین (3%) فیصد کیوں نہیں لیا؟ میں یہی پوچھتی ہوں کہ: "ادھر ادھر کی بات نہ کر، یہ بتا کہ قافلہ لٹا کہاں" اگر آپ نے این ایف سی کا حصہ دیا ہوتا تو آج جو Merged area ہے، اس کا یہ حال نہ ہوتا اور جو اس بجٹ میں آپ لوگوں نے سب سے بڑا ظلم یہ کیا ہے کہ جو ایم اے کی حکومت نے تین مرلہ سکیم پر جو گھر تھے، ان کو چھوٹ دیا گیا تھا لیکن آپ نے ظلم کیا، جو غریب لوگوں کا تین مرلے کا گھر تھا اس کو ختم کیا لیکن جو پچاس (50) ارب روپیہ بحریہ ٹاؤن کا تھا، ان کو دے دیا اور ادھر سے چار سو اٹھاون (458) کنال کی اراضی تھی جو القادر ٹرسٹ کو دی گئی، اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں تھا، پانچ ارب میں دیا گیا لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں اور جو تین مرلے کے گھر تھے، اس پر آپ نے اس بجٹ میں اس قرضہ کو ختم کیا لیکن یہ پچاس (50) ارب روپیہ بحریہ ٹاؤن کو دیا گیا، اس لئے کہ ادھر سے آپ نے 458 کنال القادر ٹرسٹ کو دیا، کس کو دیا گیا؟ یہ سب کو پتہ ہے کہ پانچ ارب کے عوض اس کو دیا گیا، اس سے کوئی پوچھے تو اپنے بندے کو پھر مار پڑتی ہے، کیونکہ ادھر جب بات کرتے ہیں تو پھر ہمارے پر جلتے ہیں، وہ پھر سب کو پتہ ہے کہ کس کو دیئے گئے، کس کو نہیں دیئے گئے؟ اس پر پھر ہمارے وہ کہتے ہیں کہ پھر ادھر ہمارے پر جلتے ہیں، ہمارے صوبے کے قرضے بہتر (72) سال میں جس طرح یہاں پر ذکر بھی ہوا کہ ستانوے (97) ارب تھے لیکن ان نو (9) سالوں میں ہمارے قرضے سات سو اکیانوے (791) ارب روپے ہو گئے، پراجیکٹس کتنے بنے؟ صرف ایک بلین ٹری جو بہت بڑا پراجیکٹ ہے، ہمارے یہاں پر بہت بڑی بات ہو رہی ہے کہ ہمارا سب سے بڑا بلین ٹری پراجیکٹ تھا لیکن آج کل جس طرح تیزی سے جنگلات کو

آگ لگائی جارہی ہے، وہ میرے خیال میں سب سے افسوسناک بات ہے، وہ سوچی سمجھی سکیم کے تحت لگائی جارہی ہے۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں اس کے اوپر توجہ دینے کی ضرورت ہے، درانی صاحب نے اس کا ذکر کیا کہ وزیراعظم صاحب کو اس پر بہت وہ ہورہی ہے لیکن ایک چیز جو بہت زیادہ اہم ہے، اس پر میں بات کرنا چاہوں کہ لوکل گورنمنٹ پر ہم تو یہ بات کرتے ہیں کہ مرکز ہمیں فنڈ نہیں دے رہا لیکن یہاں پر ہم یہ بات نہیں کررہے کہ ہم لوکل گورنمنٹ کو کتنے فنڈز دے رہے ہیں، لوکل گورنمنٹ کو ہم کتنے اختیارات دے رہے ہیں؟ پچھلے بجٹ میں ہم نے لوکل گورنمنٹ میں ہمارا اختیار نہ ہوتے ہوئے فنانس بل میں ہم نے لوکل گورنمنٹ کے فنڈز کو کم کیا، اب جب لوکل گورنمنٹ میں آپ نے دیکھا کہ جمعیت علماء اسلام کے زیادہ ممبران منتخب ہوئے، آپ کے کم منتخب ہوئے، آپ نے لوکل گورنمنٹس کے اختیارات بھی کم کئے، ان کے فنڈز بھی کم کئے، ان سے اختیارات بھی چھین لئے، میں مطالبہ کروں گی کہ ان کے اختیارات بھی بحال کریں، ان کے فنڈز بھی بحال کریں، ان کو Empower بھی کیا جائے کیونکہ آپ نے ان کے فنڈز، پچھلے بجٹ کے اجلاس میں وزیراعلیٰ نے یہاں پر کھڑے ہو کر Announce کیا تھا کہ فاٹا کے جتنے بھی پراجیکٹس تھے، ان کے جو ملازمین ہیں، میں ان کو مستقل کرنے کا اعلان کرتا ہوں، آج تک اس کے جو ملازمین ہیں وہ بحال نہ ہو سکے، چاہے وہ اے آئی پی کے ذریعے بھرتی ہونے والے ڈاکٹرز ہیں یا ایجوکیشن کے ہیں یا جو دوسرے محکموں کے ہیں، ان کے ساتھ مختلف بہانے کئے جارہے ہیں، ان کے ساتھ مختلف حیلے بہانے چل رہے ہیں، ابھی تک وہ مستقل نہیں ہوئے، تو میرا مطالبہ ہو گا کہ جتنے بھی اے آئی پی پراجیکٹس کے ملازمین ہیں، ان کو جلد از جلد مستقل کیا جائے کیونکہ سال گزر گیا لیکن کچھ پراجیکٹس کے مستقل ہو گئے لیکن بہت سارے پراجیکٹس کے ابھی تک مستقل نہیں ہوئے، میرے خیال میں ان کو بھی مستقل ہونا چاہیئے۔ اس میں سیف سٹی کا جو پراجیکٹ ہے، وہ صرف پشاور تک کے لئے ہے لیکن باقی کا نہیں ہے، میرے خیال میں باقی جو ڈسٹرکٹس ہیں، اس کا ہونا چاہیئے۔ ایک چیز جو میں اس میں لانا چاہ رہی تھی کہ "خوددار" جو آپ نے ذکر کیا ہے لیکن اس خودداری کا آپ نے کیا کیا؟ مہنگائی، تو جو * + + + + +اس پر بھی آپ لوگوں نے ٹیکس کا وہ Cess لگادیا ہے، میرے خیال میں اس سے مہنگائی کا جو طوفان آیا ہے، اس

سے تو* + + + + + + +وہ بھی مہنگی ہو گئی ہے، کیونکہ اس پر بھی آپ نے ٹیکس لگا دیا ہے، تمبا کو پر وہ Cess لگا دیا ہے، میرے خیال میں اس پر آپ کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

ایک آواز: آپ نے کہا کہ یہ پختونوں کا جو ہے اس کو حذف کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں نہیں، میں نے کہا، ٹھیک ہے آپ حذف کر لیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب مسند نشین: اس کو Expunge کر لیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: لیکن یہ دل آزاری نہیں، یہ تمبا کو Cess ہے، آپ نے اس پر ٹیکس لگایا ہے، میں اس حوالے سے بات کر رہی ہوں کہ آپ نے اس پر بھی ٹیکس لگایا ہے، میں یہ بات اس حوالے سے کر رہی تھی۔ اچھا دوسرا، ایجوکیشن کا جو فنڈ ہے اس کو آپ نے کم کیا ہے، یہ ایک زیادتی ہے، میرے خیال میں ہمیں ایجوکیشن کی طرف اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس کو زیادہ کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ ہماری جو Drop out کی جو شرح ہے، اس میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا، اس کی زیادہ ضرورت تھی، ہمیں اس کو اور بھی بڑھانے کی ضرورت تھی، اس کی کوئی خاطر خواہ وہ نہیں ہے، خاص کر جو ہمارے Merged area کی طرف ہے، اس پر توجہ دینی کی ضرورت تھی۔ یہی چند چیزیں تھیں جو اس وقت۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھینک یو، میڈم۔ آپ کا ٹائم پورا ہو گیا، میڈم کا مائیک دوبارہ کھول دیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: آخری چیز جو کہ پچھلا ہمارا جو بجٹ تھا، اس میں ہم نے کم تنخواہ جو بیس (20) ہزار روپے رکھی تھی اس پر عمل در آمد نہیں تھا، میرے خیال میں اس پر عمل در آمد کرنے کی ضرورت تھی، ہم نے کم سے کم بیس (20) ہزار روپے رکھی تھی لیکن یہ بیس (20) ہزار بھی بہت کم تھی، اس سے ایک گھرانے کی ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں لیکن وہ بھی Implement نہ ہو سکی، اس کو Implement کرنے کی ضرورت تھی۔ یہ چند گزارشات تھیں جن کو Fulfill کرنے کی ضرورت تھی۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: تھینک یو، میڈم۔ جی کامران صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ معزز ممبران کا بھی شکریہ کہ انہوں نے کچھ Constructive باتیں کیں، کچھ نے 'اینویں بونگیاں' ماریں۔ مسٹر سپیکر، یہ جس نے بونگیاں ماریں، ان کو تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی، کامران صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، یہاں پر تفصیلی بات ہوئی۔ ہمارے آنریبل اپوزیشن لیڈر نے بات کی، ہمارے سینیئر ہیں، سب سے زیادہ جو تکلیف Feel ہو رہی ہے وہ لفظ "خوددار" ہے کہ جی خیبر پختونخوا کو اور پختونخوا کے لوگوں کو خوددار کیوں کہا گیا؟ ہم خوددار ہیں، اگر کسی کو شک ہے کہ ہم خوددار نہیں ہیں تو وہ اپنی خودداری کو کوئسچن کر لیں؟ خیبر پختونخوا کے لوگ خوددار ہیں، اِس کو ہم Claim کرتے ہیں، ہم بہت خوددار ہیں اور جو ہماری بہن نے بات کی کہ اگر آپ خوددار ہیں تو وفاقی حکومت آپ کو، جناب سپیکر، ہم اس وفاقی حکومت کو مانتے ہی نہیں، یہ ایک سازش کے تحت آئی ہوئی حکومت ہے، اپنے آپ کو اور اپنے اتحادیوں کو NRO دینے کے لئے آئی ہے اور جو NRO ملا، آپ کو پتہ ہے کہ چار پراسرار اموات ہوئیں کہ جو Investigations چل رہی تھیں جن کے خلاف، ان کی موت ہوئی، جو Investigations کر رہے تھے ان کی موت ہوئی، یہ اپنے آپ کو NRO دلوانے کے لئے بیرونی آقاؤں کے سامنے لیٹ گئے، سازش کر کے ایک چلتی پھرتی حکومت کو اِنہوں نے ہٹا دیا ہے، اداروں کی تباہی انہوں نے شروع کر دی ہے۔ نیب آرڈیننس آپ دیکھ لیں، نیب آرڈیننس میں نیب کے پر کاٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے، ایف آئی اے میں جو اپنی من پسند پوسٹنگز/ٹرانسفرز ہوئی ہیں، اس کو آپ دیکھ لیں، الیکشن کمیشن آف پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے، ہم سب کو علم ہے کہ الیکشن کمیشن میں کیسے لوگوں کو بھرتی کیا گیا، کیسے لوگوں کو اہم عہدوں پہ بٹھایا گیا؟ یہ اگلے الیکشن کی Pre poll rigging ہے، یہ اپنے آپ کو NRO دلوانے کے لئے سب کچھ کر رہا ہے، اوورسیز پاکستانی جو تقریباً نو (9) ملین ہیں، نوے (90) لاکھ سے زیادہ ہیں، جو مہینے کے اربوں ڈالرز پاکستان بھیجتے ہیں، پاکستان کی اکانومی کو بھیجتے ہیں، ان سے ووٹ کا حق چھینا گیا، یہ ہے وہ سازش جس سازشی حکومت کے ہم خلاف ہیں، جن کے خلاف ہم تھے اور ہم رہیں گے، اس Imported حکومت کو ہم بالکل منظور نہیں کرتے، ہم خودداری کے ساتھ یہ Claim کرتے ہیں، ہم اپنا حصہ لے کر رہیں گے، ہمارے

خیبر پختونخوا کا اور قبائلی اضلاع کا جو حصہ ہے، اس پر ہم چپ نہیں بیٹھیں گے۔ جناب سپیکر، انہوں نے کابینہ کے عہدے لے لیے، کابینہ میں بیٹھ گئے تو اسلام خطرے سے باہر ہو گیا، پاکستان بھی خطرے سے باہر ہو گیا ہے، مہنگائی بھی ختم ہو گئی ہے، ساٹھ (60) دنوں میں انہوں نے معیشت کا پہیہ بند کر دیا ہے، پٹرول ایک سو اسی (180) سے دو سو تیس (230) پر چلا گیا ہے، دو سو ساٹھ (260) پر ڈیزل چلا گیا، عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ دو مہینے میں کیا قیامت آئی، دو مہینے میں کیا ہوا کہ آپ کا SPI index پینتیس (35%) فیصد پر چلا گیا۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: خوددار کی Definition دے رہا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں آپ کو خوددار کی Definition بتا رہا ہوں، آپ نے خوددار کو کنسیپن کیا ہے، میں آپ کو وہ بتا رہا ہوں۔ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے، یہ جو اپنے بیرونی آقاؤں اور اندورنی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے یہ Dawn leaks کی پیداوار، یہ ملکی اداروں کے خلاف واہیات باتیں کرنے والوں کی پیداوار، اس حکومت کو ہم مسترد کرتے ہیں، یہ حکومت نامنظور ہے، اس حکومت کو ہم نہیں مانتے۔ ہم خیبر پختونخوا کے لوگ خوددار ہیں، خوددار تھے اور خوددار رہیں گے۔ یہاں پر قبائلی اضلاع کی بات ہوئی، ابھی تو میں خوددار خیبر پختونخوا کے پہلے Page پر ہوں، بات نکلے گی تو پھر دور تک جائے گی، میں ابھی تو پہلے Page پر ہوں، آگے آگے دیکھیں ہوتا ہے کیا، ہمیں وہ بھی یاد ہے کہ یہاں پر جو چار چار اینٹیں پیٹ پر باندھ کر آتے تھے، ابھی ان کو ایک پتھر بھی نہیں مل رہا ہے، یہاں پر آکر باتیں کرتے ہیں۔ یہاں پر قبائلی اضلاع کی بات ہوئی، ایک بات بلاول نے کی، بلاول کو چاہیئے کہ وہ کتاب اور قلم کے ساتھ تھوڑا رابطہ رکھیں، انڈسٹریاں لگانے سے کوئی بڑا آدمی نہیں بنتا، کوئی خودداری ہوتی ہے، کوئی انسانیت ہوتی ہے، بلاول کہہ رہے ہیں کہ کرم تنگی ڈیم کرم میں ہے، یہ تو ایسے ہی ہوا کہ اسامہ اوبامہ کا بیٹا ہے، ان کو اتنا پتہ نہیں کہ کرم تنگی کہاں پر ہے، کرم کہاں پر ہے اور تنگی کہاں پر ہے؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: بلاول، Chair کو Address کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مجھے تو شرم آئے گی کیونکہ یہ تو شرم ہے، تم میں تو وہ بھی نہیں ہے، تمہیں تو وہ بھی نہیں آئی، ان کی اوقات نہیں ہیں کہ میں ان کو ووٹ دوں، میں ان کے پینل میں کبھی تھا ہی نہیں، ان کو کون ووٹ دیتا ہے؟ یہ تو پیسوں کے بل بوتے پر آئے ہوئے ہیں، یہ مجھے Criticize کرتے ہیں، میں ان کو بتاتا ہوں کہ ووٹ ضمیر کی آواز ہوتا ہے، میری ضمیر کی آواز یہ ہے کہ ان کو میں نے ووٹ نہیں دینا، یہ اپنی بات کرتے ہیں کہ اس نے دو سینیٹرز دیئے، اگر ان کی اوقات ہوتیں تو وہ اپنا ایک سینیٹر بنا کر دکھادیتے، یہ آج بات کرتے ہیں کہ انہوں نے پی ٹی آئی کو دو سینیٹرز دیئے ہیں، میرا منہ کھلے گا تو ادھر کوئی منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے گا، میرا منہ مت کھولیں، مجھے پتہ ہے کہ کیسے کیسے لوگ، اب میرے منہ سے کوئی بات نکلے گی تو پھر خیر آپ Expunge کریں۔ اکتیس (31) ارب روپے قبائلی اضلاع کے بجٹ پر کٹ لگا، یہاں منہ پر تالے لگے ہوئے ہیں، بات کرتے ہیں کہ موصوف نے یہ کام، میں منہ پر کہتا ہوں کہ تم نے یہ کہا، میں نے یہ کہا، میرے ساتھ بات کروگے، میرا نام لوگے تو آئندہ کے لئے اپنا اور اپنے ارد گرد لوگوں کا نام بھی سنوگے، احتیاط کی جائے، انہوں نے کہا کہ ہم آئینہ دکھاتے ہیں، یہ تو تین سال سے منتیں کرکے پاؤں پڑتے ہیں، یہ تو سب منسٹرز کے پاؤں پڑے ہیں کہ ہمیں کابینہ میں معاون خصوصی لے لیں، اس وقت تو یہ حکومت ٹھیک تھی، اگر آپ کو معاونِ خصوصی لے لیتے، یہ جو باتیں ہیں، یہ میرے پیٹ میں ہیں، اگر ان کو میں باہر نکالوں تو پھر یہ منہ دکھانے کے لائق نہیں رہیں گے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: یہ بعد میں پھر نکال لیں، ابھی بجٹ پر آجائیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، درانی صاحب نے بات کی کہ تیمور جھگڑا نے بہت اچھا ڈانس کیا، ایک تو ان الفاظ کو اگر آپ حذف کرلیتے تو بہتر ہوتا لیکن تیمور اتنا اچھا ڈانس نہیں کرتا، جتنا مجھے اس بات کا علم ہے، قبائلی اضلاع کے مہمند ماربل سٹی کے اوپر بات ہوئی، مہمند ماربل سٹی میں Twenty units functional ہیں، مہمند ماربل سٹی میں پچاس (50) میگاواٹ کا فیڈر لگ چکا ہے، پچاس (50) میگاواٹ کا Grid لگ چکا ہے، Twenty units functional ہوچکے ہیں، مسٹر سپیکر، اگر آپ بڑی بڑی گاڑیوں سے نکلیں گے، اگر آپ کے ذہن میں یہ ہو کہ میں نے سرمایہ کاری کرنی ہے، سرمایہ کاری سے اپنی جیبیں بھرنی ہیں تو پھر آپ کو فیلڈ کی معلومات کا پتہ کرنا ہوگا، آپ کو تھوڑا سا فیلڈ میں نکلنا ہوتا ہے، یہ دھوپ میں

پھرنا ہوتا ہے، تھوڑا سا رنگ کالا کرنا ہوتا ہے، تھوڑے سے بال بھی سفید کرنے ہوتے ہیں،اس کے بعد آپ کو پتہ چلتا ہے کہ عوامی مسائل کیا ہیں؟تب آپ کو پتہ چلے گا کہ قبائلی اضلاع کے جو اکتیس (31)ارب روپے کٹے ہیں،ان سے قبائلی اضلاع کے لوگوں کو کیا فرق پڑے گا، غریب قبائل کے لوگوں کو کیا تکلیف پہنچے گی؟آپ میں ابھی ہمت نہیں لیکن آپ کو ہمت دلانا پڑے گی کیونکہ آپ ادھر سے Electہو کر آئے ہیں، جیسا بھی ہیں آپ Electہو کر آئے ہیں،اب یہ بد قسمتی ان کی ہے لیکن آپElectہو کر آئے ہیں، ہم کیا کریں؟آپ کو آواز اٹھانی چاہیئے اور اٹھانا ہو گی، آپ نے صرف لینڈ کروزروں میں پھرنا نہیں ہے، جب ہم غریب عوام کی بات کرتے ہیں تو ان کو برداشت نہیں ہوتی کیونکہ ان کو غریبوں کا پتہ ہی نہیں ہے کہ جو Lower middle classسے آتے ہیں، ان کو تکلیف ہوتی ہے، غریب لوگوں کی پچاس (50)میگاواٹ کا فیڈر بنا،ایکسپریس لائن لگی،ان کو یہ نہیں پتہ کہ کرم کہاں پر ہے، تنگی کہاں پر ہے، کرم تنگی کہاں پر ہے؟مہمند ماربل سٹی بن چکی ہے اور وہ Functionalہے،ان کو پتہ ہی نہیں۔انہوں نے بارہ (12)کالجز کا کہا،میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ ان کی باتیں ان کو سمجھ نہیں آرہیں کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں؟لیکن خیر وہ چونکہ میرے کالجز سیکٹر ہے، میں بتاتا چلوں کہ اکتوبر 2021ء میں ڈپٹی کمشنرز کوSites identificationکا کہا گیا ہے،ایک سال میں بارہ(12)کالجز نہیں بن سکتے، ہم نے پچھلے ایک سال میں آٹھ نئے کالجزFunctionalکر دیئے ہیں جوDormantتھے، قبائلی اضلاع میں بارہ (12)کالجز کے لئےSite selectionہو چکی ہے، جن کا ان کو پتہ ہی نہیں،اس دفعہ قبائلی اضلاع میں یونیورسٹیاں بن رہی ہیں،ان شاءاللہ باجوڑ میں یونیورسٹی بننے جارہی ہے،وزیرستان میں بننے جارہی ہے۔

یہاں پر ہماری بہن نعیمہ کشور صاحبہ نے بات کی، میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا،انہوں نے عمران خان صاحب کی بات کی، یہاں پر لطف الرحمان صاحب ہمارے سینیئر ہیں، ہم نہیں چاہتے کہ ہم کوئی ایسی بات کریں کہ جو ان کے دل کو بری لگے ورنہ ہمیں بھی پتہ ہے کہ یہ جو مہنگائی کا طوفان آیا ہے،اس کے بعد کون سے لوگ گمشدہ ہو چکے ہیں؟ہم اس پر بات نہیں کرنا چاہتے، جو لوگ غائب ہو چکے ہیں، جن کی نظر میں اسلام خطرے میں تھا، جن کی نظر میں مہنگائی آسمانوں کو چھو رہی تھی،ایک سو اسی(180)روپے پٹرول کی قیمت تھی، مہنگائی تھی،ابھی دو سو ساٹھ(260)روپے ہے،ابھی مہنگائی نہیں ہے، یہاں پر اگر ہم تہذیب

کے اندر رہتے ہوئے بات کریں گے اور بڑوں کی بات نہ کریں، بہتر ہوگا، ورنہ جب بڑوں کی بات ہوگی تو ہمیں پتہ ہے کہ اسرائیل کے ساتھ ملنے کے لئے جو وفد گیا تھا، اس کے پیچھے کن کا ہاتھ تھا؟ امریکہ کے ساتھ جو سازش ہوئی تھی، اس کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا؟ پھر جب ہم یہاں پر وہ بات تہذیب کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے کریں گے تو بات بہتر ہوگی۔ بابک صاحب نے بات کی کہ یہاں پر ہم اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں، مذمت کرنی چاہیئے کہ جو قبائلی اضلاع کے فنڈز کٹے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: Chair کو Address کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: زلفی بخاری، پی ٹی وی کا جو بندہ گیا تھا، جن کے کہنے پر گیا ہوا تھا، وہ آپ کو پتہ ہے، وہ آپ کے گھر میں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: ٹائم کا خیال رکھیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: مسٹر سپیکر، وہ بڑے ہیں، جب بات کریں گے تو میں جواب دوں گا، اب میں کیا کروں، میری تربیت ایسی ہے کہ بڑے بات کرتے ہیں تو پھر میں خاموش ہو جاتا ہوں لیکن یہاں پر ہم نے اس دفعہ ہائر ایجوکیشن سیکٹر کے لئے ایک ارب روپے رکھے ہیں، میں وزیر اعلیٰ محمود خان اور Specially تیمور خان جھگڑا کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے ایک ارب روپے سے تعلیم کارڈ کو Introduce کر رہے ہیں، ہم Skill Development Program بھی بیس (20) کروڑ روپے سے Introduce کر رہے ہیں، اس بجٹ میں ہم اس دفعہ چار نئی یونیورسٹیاں بنانے جا رہے ہیں ان شاءاللہ، یہ تو سارا ہائر ایجوکیشن سیکٹر کے لئے ہے، اگر کسی ممبر کو بشمول بلاول کے، ان کو ہائر ایجوکیشن سیکٹر میں کوئی معلومات چاہئیں تو یہ آئیں، ہم ان کو ایک کپ چائے بھی پلائیں گے اور کرم میں سمجھائیں گے، کرم تنگی میں نہیں سمجھائیں گے کیونکہ ادھر مسئلہ ہے، ادھر ہم نہیں جا سکتے، ادھر مسئلہ ہے، وہ دس لاکھ لوگ نکل آئیں گے، ہم چاہتے ہیں کہ ادھر یہ آئیں، ان کو ہم سمجھائیں گے کہ بجٹ کیا ہوتا ہے، بجٹ میں Allocation کیا ہوتی ہے، بجٹ میں Financial discipline کیا ہوتا ہے؟ سمجھنا ضروری ہے کیونکہ آپ اتنے بڑے فورم پر بات کرتے ہیں، صرف چیخوں سے بات نہیں ہوتی۔ مسٹر سپیکر، صوبائی

حکومت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، اپنے پانچویں بجٹ کو ہم کامیاب ترین سمجھتے ہیں، عوام دوست سمجھتے ہیں، Imported حکومت کے بجٹ کو بالکل مسترد کرتے ہیں، جی ڈی پی کا پورا اعشاریہ چودہ (.14%) فیصد ہائر ایجوکیشن سیکٹر کو گیا، یہ اس ملک کے نوجوانوں کے ساتھ زیادتی ہے کیونکہ ہائر ایجوکیشن نے ایک سو چار (104) ارب روپے Demand کی تھی، ان کو پینسٹھ (65) ارب روپے ملے ہیں، ہم نے Covid کے زمانے میں بھی چھیاسٹھ (66) ارب روپے دیئے، یہ پاکستان کی Youth کے ساتھ ظلم ہے، یہ Imported حکومت Youth educate نہیں کرنا چاہتی، Youth کو Educated نہیں دیکھنا چاہتی تاکہ اگر Youth educated ہو گی تو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے گی، یہ نہیں چاہتے، یہ چاہتے ہیں کہ Youth محروم رہے، محتاج رہے، ان کی غلامی میں رہے، ان شاءاللہ Youth آگے بڑھے گی، خیبر پختونخوا حکومت نے ابھی ابھی یونیورسٹیوں کو بہت بڑا Bailout package دیا ہے، ہم مزید بھی کریں گے، Imported حکومت کے ان اقدامات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں، عوام دشمن بجٹ سمجھتے ہیں، اس سب کے خلاف ہم اپنی آواز اٹھائیں گے۔ آپ سب کا شکریہ۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین صاحب، ستاسو ډیره شکریه۔ څنګه چې خوشدل خان Rule quote کړو، منسټر صاحب اووئیل چې هغه ډسکشن کوئ او دا Reply نه ده، مونږ ورسره اتفاق اوکړو خو تاسو خو هدایات جاری کړی وو چې کوم کوم ممبران ډسکشن کول غواړی هغوی دې نومونه ورکړی، اوس اپوزیشن تاسو له نومونه درکړی دی، کامران خان هم ډسکشن اوکړو، شهرام خان هم ډسکشن اوکړو، زه تپوس کولے شم چې د دوئ نوم په سیریل کښې په څویم نمبر دے ؟

جناب مسند نشین: بابک صاحب، د شهرام خان نوم په اړهتیس (38) نمبر وو او د کامران نوم په چالیس (40) نمبر۔ بابک صاحب، تاسو ته راځو کنه، کوم ځائې نه چې شروع شوی وئ کنه، درانی صاحب په First time باندې اوکړو، د هغه په تیس (30) باندې نمبر وو۔

جناب سردار حسین: صحیح شوه۔

جناب مسند نشین: صرف مخکښې وروستو شو۔

سردار حسین: زما مدعا دا ده چې منسټران صاحبان د سکشن کول غواړی نو هغه ممبران هم دی او ظاهره خبره ده Reply خو به فنانس منسټر ورکوی، زمونږ په تاسو اعتماد دے، تاسو سره به واقعی په سیریل نمبر کښې نومونه وی۔ مهربانی۔

جناب مسند نشین: دا به زه تاسو ته اوښایم ، محمود احمد، نشته دے، جی صلاح الدین۔

جناب صلاح الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ماحول کو ذرا خوشگوار بنانے کے لئے:

مرے سرکش ترانوں کی حقیقت ہے تو اتنی ہے
کہ جب بھی دیکھتا ہوں بھوک کے مارے کسانوں کو
غریبوں مفلسوں کو بے کسوں کو، بے سہاروں کو
سسکتی نازنینوں کو، تڑپتے نوجوانوں کو
حکومت کے تشدد کو، امامت کے تکبر کو
کسی کے چیتھڑوں کو اور شہنشاہی خزانوں کو
تو دل تابِ نشاطِ بزمِ الفت لا نہیں سکتا
میں چاہوں گا بھی خواب آور ترانے گا نہیں سکتا

Thanks you. If you kindly keep the House in order, I would appreciate it.

Mr. Chairman: House in order, please.

جناب صلاح الدین: سر، پہلی یہ Annual budget speech اور Supplementary budget speech, coming to even the very first page، اس پر لکھا ہے "پختونخوا" جبکہ اس پر بھی "پختونخواہ"، میں منسٹر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ ان کے ساتھ تو ان کی پوری ٹیم کام کرتی ہے، میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ کونسا ٹھیک ہے؟ یہ والا ٹھیک ہے "پختونخوا" یا یہ والا "پختونخواہ" ٹھیک ہے؟ آپ ان کو ذرا دکھائیں بھی، اگر میرے منسٹر صاحب کو پختونخواہ اور پختونخوا میں فرق کا نہیں پتہ، تو میں اس

کے فگر کو کیسے ٹھیک تسلیم کرلوں؟ جناب سپیکر، Moving forward اس پر آپ سے رولنگ چاہیئے کہ کونسا ٹھیک ہے، یہ والا ٹھیک ہے یا انہوں نے جو یہ دیا ہے، کونسا والا ٹھیک ہے؟ میں یہ جاننا چاہوں گا۔

Moving forward, I draw your attention to Article 120 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, which says that:

"**120. (1)** The Provincial Government shall, in respect of every financial year, cause to be laid before the Provincial Assembly a statement of the estimated receipts and expenditure of the Provincial Government for that year, in this Chapter referred to as the Annual Budget Statement."

In view of the above statement and in view of the above Article, I raise the point as to whether design and the graphics on page 5 to 18, whether they reflect, relate to Khyber Pakhtunkhwa or new Pakistan and as the having on each page shows? What I mean to say is, that Finance Minister should make it clear, whether it relates, whether it`s not the violation according to my opinion? He has drastically violated this Article of the Constitution, however, if he thinks, it relates to the Province then the title is incorrect:

جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ بتایا جائے کہ ان میں کونسا ٹھیک ہے؟ Moving forward یہ کہتے ہیں، پاکستان کی GDP، پاکستان کی نہیں، میں تو اس صوبے کی، ہم تو ادھر پاکستان کے بجٹ پر بحث کر رہے ہیں، کیا ہمارے سامنے پاکستان کا بجٹ رکھا ہوا ہے؟ اگر رکھا ہے تو یہ تو آرٹیکل 120 کی Violation ہے۔ Sir, moving forward انہی کی تقریر پر آتے ہیں، یہاں پر Remittances کی بات ہوئی، اس پر ہمارے منسٹر صاحب بڑے بغلیں بجا رہے تھے لیکن مجھے بتایا جائے کہ Remittances, Pakistanis living abroad or working broad, I myself had been abroad for quite a while and we used to send remittances، مجھے بتایا جائے کہ اگر پاکستانی ورک فورس اور یہ خود بھی کہہ رہے ہیں، Workers' remittances in Pakistan، اگر ورکرز وہ بھیج رہے ہیں، اس میں ہماری پراونشل گورنمنٹ نے یا ہمارے منسٹر صاحب نے کونسی تلوار چلائی ہے کہ یہ باہر سے پاکستانی ورکرز کام کرتے ہیں، To keep their home fire burning، وہ بھیجتے رہتے ہیں، یہ اپنی کارکردگی کیوں نہیں بتاتے؟ جناب سپیکر، Moving forward، یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پاکستان میں مشکل ترین حالات میں اٹھارہ لاکھ نوکریاں دیں، میں منسٹر صاحب سے جواب بھی چاہوں گا، چاہے آج ہو یا

کسی اور دن، یہ اٹھارہ لاکھ کا یہ کیا Break down provide کر سکتے ہیں؟ میں تو ان سے پختونخوا کی، میں تو ان سے پشاور کی، میں ڈی آئی خان کی، میں چترال کی بات ان سے وہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اب پنجاب کے ساتھ What I have to do with that، کیا یہ مجھے یہ Break down provide کر سکتے ہیں؟ انہوں نے اٹھارہ لاکھ اور ہم اٹھارہ لاکھ کا کیا، ہم تین سالوں کی نہیں، ہم پچھلے سال کی اور جو آنے والا سال 23-2022ء جو ہے، ہم تو اس پر بحث کر رہے ہیں، بات کر رہے ہیں۔ Moving forward انہوں نے کہا کہ عمران خان کا پاکستان اور ایک منسٹر صاحب نے کچھ اور بھی کہا، وہاں پر یو ایس ڈالر کے ریٹس بھی مارچ میں جو تھے وہ بھی دیئے گئے ہیں، پٹرول کی Prices بھی دی گئی ہیں، ایک منسٹر صاحب آستینیں چڑھا کر بول رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ دو مہینے میں کونسی قیامت آگئی؟ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ دو مہینوں میں آپ کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگیں پھٹنے لگی ہیں۔ جناب سپیکر، انہوں نے مالیاتی اصلاحات کے لئے قوانین بنانے کی بات کی، Civil Servants (Amendment) Act تو Civil servants کے لئے GP fund کو GP fund has been substituted with CP fund، بعض لوگ، ہمارے اے سیز، ہمارے ڈی سیز، ہمارے ڈی ایم جیز اور پولیس آفیسرز، ہر ایک اس گروپ میں نہیں ہے، ہمارے تو ٹیچرز بھی ہیں، ہمارے تو پیرامیڈکس بھی ہیں، وہ تو گورنمنٹ جاب اسی لئے لیتے ہیں کہ بعد میں ان کو پنشن ملے لیکن یہ New appointments نئے لوگوں کے لئے وہ ختم کر کے CP fund لانا چاہتے ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Is it not the slaughtering of civil servants? جواب بھی اس کا چاہیئے۔ جناب سپیکر، Moving ahead انہوں نے کہا کہ ہمارے بجٹ اخراجات تیرہ سو (1300) ارب ہیں، اس میں انہوں نے ضم شدہ اضلاع کے لئے دو سو تئیس (223) ارب رکھے ہیں لیکن ساتھ ہی بریکٹ میں انہوں نے سٹار لگا کر ایک فگر دیا ایک سو چوبیس اعشاریہ تین (124.3)، اس کے نیچے لکھا ہے کہ یہ رقم ضم شدہ اضلاع کے لئے Funded ہے جبکہ باقی Fixed funded دوسرے صوبوں اور وفاق سے ضم شدہ اضلاع کے لئے ہے لیکن منتقل نہیں ہوتی، جب ان کو خود معلوم ہے، جب ان کے پچھلے چار سال میں منتقل نہیں ہوئی، اب ہم کیسے سوچ سکتے ہیں کہ یہ منتقل ہو گی؟ کیا یہ اس کے ساتھ کھلا تضاد اور مذاق نہیں ہے؟

Moving ahead, let's go to Article 160. NFC, Article 160 (3B) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

"(3B) The Federal Finance Minister and Provincial Finance Ministers shall monitor the implementation of the Award biannually and lay their reports before both Houses of Majlis-e-Shoora (Parliament) and the Provincial Assemblies.]

Sir, they have not done it, they have failed so far to provide it to us, 21st July to 21st December, and this is legal obligation, they have failed to comply with the legal and Constitutional obligation. Sir, moving forward.

این ایف سی پر آجاتے ہیں، این ایف سی پر انہوں نے پہلے تو بات نہیں کی لیکن اب جو ہو رہی ہے، اس پر انہوں نے پچھلے سال چوہتر اعشاریہ سات (74.7) بلین رکھے ہوئے تھے اور کتنے ملے؟ جب وفاق میں بھی اسی پارٹی کی حکومت تھی اور یہاں پر بھی، ہم اپنی سروسز بھی مفت میں Provide کرنے کے لئے تیار تھے، ان کو صرف اکیس (21) ملے تھے، چوہتر (74) میں سے اکیس (21) ملے تھے، اب کے بار انہوں نے اکسٹھ (61) رکھے ہیں، کیا یہ Realistic figure ہو سکتا ہے؟ اسی طرح Merged area کے لئے اس پر بڑی بات ہوتی رہی، اس پر تقریریں بھی ہوتی رہیں، جب پنجاب میں پی ٹی آئی کی حکومت تھی تو پنجاب کا این ایف سی میں تین فیصد بنتا تھا، ابھی تک اسی طرح اکیس (21) بلین ہے، انہوں نے کچھ بھی نہیں دیا ہے، سندھ کا بھی یہی حال ہے اور بلوچستان کا بھی، اگر سندھ کو چھوڑیں، پنجاب میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت تھی، بلوچستان میں بھی ان کی Coalition government تھی، یہ اس وقت بھی یہ نہیں لے سکے۔ جناب سپیکر، I am not going to take much of your time، پراونشل گورنمنٹ ہمیں نیٹ ہائیڈل پرافٹ پر بتائے، پاکستان کی پچھلی حکومت کے علاوہ ہمیں بتایا جائے کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ پر ہمارے صوبے نے کونسا تیر مارا ہے؟ یہ ذرا In accordance with AGN Qazi Formula کہ اس کے تحت انہوں نے کونسی کارکردگی دکھائی؟ اسی طرح این ایف سی پر، این ایف سی ایوارڈ اس لئے نہیں کر سکے کیونکہ یہ Consensus develop نہیں کر پائے، یہ صرف اپنی بات کرتے ہیں، Consensus کی بات نہیں کرتے، جب تک Consensus نہیں ہوگا تو پھر ایوارڈ بھی نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر، کیا میں ان سے Water share ہمارا تین ملین ایکڑ فٹ پانی ہر سال ضائع ہو جاتا ہے، اس کے لئے پراونشل گورنمنٹ نے پچھلے تین چار سال کے دوران According to IRSA accord کیا

کیاہے، انہوں نے اس پر بات کی ہے؟ اگر کی ہے تو ان کی پرفارمنس کیا رہی ہے، اس میں ہمیں کیا حاصل ہوا؟ جناب سپیکر صاحب، اسی طرح IGCEP پر۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Wind up.

جناب صلاح الدین: بس Windup کر رہا ہوں۔ IGCEP Integrated Generation Capacity Expansion، اس پر ہماری حکومت بالکل لیٹ گئی تھی، انہوں نے کیا کیا تھا؟ ہمیں ذرا بتایا جائے کہ IGCEP پر انہوں کیا کیا تھا جب یہ پاس ہو رہا تھا؟ اسی طرح Weighted Average Cost of Gas WACOG، اس پر ہمیں بتایا جائے کہ ہماری پراونشل حکومت نے WACOG پر کیا کیا تھا؟ جب یہ پاس ہو رہا تھا تو وفاق میں بھی اسی پی ٹی آئی کی حکومت تھی اور صوبے میں بھی، انہوں نے پھر کیا کیا؟ جس طرح کہ ان کا نعرہ ہے کہ "اب نہیں تو کب" اور "یہ نہیں تو کون" لائے گا۔ جناب سپیکر، اسی طرح جب 2013ء میں پی ٹی آئی کی حکومت آ رہی تھی، صوبہ ستانوے (97) بلین مقروض تھا، اور And now that has gone to eight hundred eighty seven billion ستانوے (97) کروڑ، اس کا بھی ذرا بتایا جائے کہ ان سے یہ قرضہ ستانوے (97) ارب سے آٹھ سو ستاسی (887) ارب پر کس طرح پہنچا؟۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> تھینک یو، صلاح الدین۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> بس، یہ ایک ریونیو کا پوائنٹ رہ گیا ہے سر، ہمیں یہ بھی بتایا جائے کہ ان کا بی آر ٹی جو Flagship project، ہمیں اس کی ذرا Receipts بھی تو دکھائی جائیں کہ اس کی Receipts کیا ہیں؟ اس پر سبسڈی کتنی ہے، اس کی Repayment کب سے شروع ہو رہی ہے؟ Repayment according to new exchange rates، اس بجٹ میں اس پر بالکل کوئی تقریر، اس پر کوئی بات ہی نہیں کر رہا۔ جناب سپیکر، آج کے اخبار میں لکھا ہے کہ تندور ٹھنڈے پڑ گئے، تندور بالکل ٹھنڈے ہیں، غریب کے لئے روٹی پانچ روپے مہنگی ہو گئی ہے، یہ پٹرول کی بات کرتے ہیں، یہ تندور کی بات کون کرے گا؟ ہماری حکومت اس کے لئے کیا کر رہی ہے؟ ہمیں یہ بھی بتایا جائے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Chairman</u>: Thank you.

جناب صلاح الدین: اگر ان کو ہماری ضرورت ہے، ہم ان کا ساتھ دیں گے، ہم اپنے صوبے کے لئے ان کا ساتھ دیں گے، ہم نے پہلے بھی Offer کی تھی، اب بھی کر رہے ہیں، بس صرف اس شعر پر، امید ہے، اس شعر پر ختم کرنا چاہوں گا:

؎ کرتے رہیں گے کوشش تعمیر نشیمن
گرتی ہے اگر برق تو سو بار گرے اور

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ جی تیمور صاحب۔

(عصر کی اذان)

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): اختیار ولی صاحب، آپ اس کے بعد، چار پانچ بڑے Important issues ہیں، صرف ان پر ڈسکشن کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر، کورم۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب مسند نشین: اختیار ولی صاحب، آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں، وہاں سے بات کریں، ابھی آپ کی آواز سن لی ہے، آپ سیٹ پر جائیں، Counting کرتے ہیں۔

(شور)

جناب مسند نشین: سیکرٹری صاحب، Count کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: ہاؤس میں چھبیس (26) ممبران موجود ہیں، دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, 17th June 2022.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 17 جون 2022ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)